REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲ شمارہ ۳۲

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک :-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۲۳ صفر ۱۴۱۴ ہجری | ۱۲ ظہور ۱۳۷۲ ہش | ۱۲ اگست ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

لندن ۶ اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور انور کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کروڑہا انسانوں کو وحدانیت پر قائم کر دیا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

"اس مقدس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وعظ اور تعلیم نے ہزاروں مُردوں میں توحید کی رُوح پھونک دی اور دنیا سے کوچ نہ کیا جب تک ہزاروں انسانوں کو موحّد نہ بنا لیا۔ وہ خدا ماننے کے لئے پیش کیا جس کو قانونِ قدرت پیش کر رہا ہے۔ زہد اور تقویٰ اور عبادت اور محبتِ الٰہی کی نصیحت کی۔ اور ہزارہا آسمانی نشان دکھلائے جو اب تک ظہور میں آ رہے ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۲۶-۱۲۷)

"آج صفحۂ دنیا میں وہ شے کہ جس کا نام توحید ہے بجز اُمتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی فرقہ میں نہیں پائی جاتی اور بجز قرآن شریف کے اور کسی کتاب کا نشان نہیں ملتا کہ جو کروڑہا مخلوقات کو وحدانیتِ الٰہی پر قائم کرتی ہو اور کمال تعظیم سے اس سچے خدا کی طرف راہبر ہو۔ ہر ایک قوم نے اپنا اپنا مصنوعی خدا بنا لیا۔ اور مسلمانوں کا وہی خدا ہے جو قدیم سے لازوال اور غیر مبدّل اور اپنی ازلی صفتوں میں ایسا ہی ہے جو پہلے تھا۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۶ اگست ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

توحید خالص کے مضمون کو سمجھنے کیلئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں

توحید کا اعلان اس شان سے کریں جس شان سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۲، ۳ کی تلاوت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں بھی توحید سے متعلق اپنے گزشتہ خطباتِ جمعہ کے تسلسل کو جاری رکھا۔ گزشتہ خطبات میں حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ ایک اقتباس کو بیان فرما رہے ہیں۔ جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے، ہماری جماعت کی ترقی تدریجی طور پر ایک کھیتی کی طرح ہوگی اور وہ مقاصد و مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ اور وہ مراتب اور مقاصدِ عالیہ جن تک خدا تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دُور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جب تک کہ یہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ حضور نے فرمایا جماعت کے اعلیٰ مقاصد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پہلا تصور ہے یعنی توحید کے اقرار میں بھی ایک خاص رنگ ہو۔ حضور نے فرمایا اس خاص رنگ کا مضمون سب سے اعلیٰ اور اکمل طور پر سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ میں ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں میں کس قدر غیر معمولی طاقت تھی اور کیا باکمال تعلق تھا آپ کا خدا کی ذات سے۔

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ضماد نامی ایک آدمی جو جھاڑ پھونک کرتا تھا اس کو بتایا گیا کہ نعوذ باللہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر دیوانگی کا حملہ ہو گیا ہے۔ اس نے سچی ہمدردی کے طور پر سوچا کہ جھاڑ پھونک کے ذریعہ آپ کی دیوانگی کا علاج کر دوں۔ اس نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے محمدؐ! میں دیوانگی کی اس بیماری کا دم کرتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دم سے آپ کو شفاء دیدے گا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضماد کے سامنے یہ کلمات بیان فرمائے۔ (اُردو ترجمہ) "سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ہم اُسی کی حمد کرتے ہیں ہم اُسی سے مدد چاہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ ٹھہرائے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اُس کا بندہ اور رسول ہے۔"

اس کے بعد آپؐ کچھ فرمانے لگے تو ضماد نے کہا ذرا یہی کلمات دوبارہ سنائیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کلمات تین دفعہ دُہرائے۔ اس پر ضماد نے کہا میں نے بڑے بڑے کاہنوں اور جادوگروں کا کلام سنا ہے۔ شعراء کو بھی سنا ہے لیکن ایسا پُر تاثیر کلام میں نے کبھی نہیں سنا جیسا آپ سے سنا ہے۔ یہ تو سمندر کی گہرائی تک اُتر جانے والا کلام ہے۔ چنانچہ اُسی وقت ہاتھ بڑھایا اور کہا میری بیعت لیجئے۔

حضور نے فرمایا یہ کلمات ہم روز پڑھتے ہیں لیکن دیکھیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہی کلمات کو ضماد کے سامنے پڑھا تو کیسا عجیب اثر ہوا۔ حضور نے فرمایا توحید کا اعلان اس شان سے کریں

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

آپ دیکھیں گے کہ اس کثرت سے فوج در فوج قومیں اسلام میں داخل ہوں گی کہ وہ لوگ سنبھالنے مشکل ہو جائیں گے۔

یہ تسبیح و تحمید کے ترانے گانے کے دن ہیں استغفار کرو اس کی حکمت یہ ہے کہ ہماری کمزوریوں کے باوجود خدا کے فضل نازل ہو رہے ہیں!

ڈش انٹینا نے اس جلسہ میں قوموں کے ملنے کے وہ نظارے دکھائے جو پہلے کسی کے تصور میں بھی نہیں آئے!!

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ ۳۰، ۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۹۳ء سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ

برطانیہ کے ۲۸ ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں حضور انور نے فرمایا: میں آنے والے تمام مہمانوں سے کہتا ہوں کہ تقویٰ کی طرف توجہ دیں اور تقویٰ کا معیار بلند کرنے کی کوشش کریں۔ یعنی خدا کی طرف گریں اور انکساری میں تقویٰ ہے سجدوں ہی میں رب اعلیٰ سے وصال ہوتا ہے۔ جتنا آپ جھکیں گے اتنا ہی خدا آپ کو اپنی رحمت سے وہ بلندیاں نصیب کرتا ہے۔ ان بلندیوں کی طرف حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم ہمیشہ جاری رہا۔ اور آپؐ ان بلندیوں تک پہنچے جن تک انسان کا تصور بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ کسی کو آنحضرتؐ کا عرفان نصیب نہیں ہوا۔ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ میں سب تعریفیں کر رہا ہوں، لیکن پھر بھی وہاں تک نہ پہنچ سکا، نہ پہنچ سکتا ہوں۔ کیونکہ وہ مقام معراج ہے۔ تنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام تک پہنچے۔ اس مقام سے آگے خدا کی یکتائی کا مقام ہے۔ اور ہر انسان کا آخری مقام وہاں تک ختم ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا آج کا جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق قوموں کے ملنے کے ایسے نظارے دکھائے گا کہ اس سے پہلے آپ کے تصور میں بھی وہ نظارے نہیں آئے۔ یہ قوموں کا ملاپ اسی ذریعہ سے مقدر تھا اس طرح اللہ کے فضل سے یہ منصۂ شہود پر عالم حقیقت میں اُبھر رہا ہے اس کے متعلق پہلے چند اُمور آپ کے سامنے رکھوں گا چند پیشگوئیاں اور اُن کا مفہوم آپ کو سمجھاؤں گا۔ پھر اس مضمون کو مختلف پیرایوں میں آگے بڑھاؤں گا۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلعم اور اسلام کے متعلق جتنی پیشگوئیاں گزشتہ صحیفوں میں ملتی ہیں اُن میں سے بعض کا ذکر فرمایا۔ مثال کے طور پر حضور نے مکاشفات یوحنا (انجیل) اور تفسیر اللتمی کا حوالہ زیرِ آیت وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ پیش فرمایا۔

حضور نے فرمایا، آج کا خطاب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام غلام محمد مصطفےٰؐ اور آپ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دُنیا کو پیغام پہنچا رہا ہے۔ یہ منادی ریڈیو کے ذریعہ تمام دُنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ ٹیلی ویژن کے متعلق بھی ایک پیشگوئی ملتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ باتیں ازل سے مقدر تھیں۔ انسان کی چالاکی کا کوئی دخل نہیں ہوگا۔ جب یہ خدا کے کام ہیں اُسی کا قائم کردہ کارخانہ ہے وہی اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اور بیچ میں آنے والی روکوں کو اُٹھا دے گا۔ اور کوئی دُنیا کی طاقت ان راہوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے یہ مقدر ہو چکا ہے اور جماعت احمدیہ کی خاطر یہ سارے کارخانے جاری کئے گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس غلام کے زمانے میں یہ واقعات ہونے تھے اس کے متعلق ۱۹۷۰ء کی ایک احمدی خاتون کی رؤیا ہے جو اخبار الفضل میں چھپی ہے۔ اس کے الفاظ سے انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ جب ان باتوں کا تصور بھی نہیں تھا اور یہ بھی تصور نہ تھا کہ کب یہ باتیں پوری ہوں گی، خدا نے کس صفائی کے ساتھ ایک احمدی خاتون کو نظارہ دکھایا وہ لکھتی ہیں، میں حلفاً عرض کرتی ہوں کہ ۱۹۷۰ء میں میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا زمین سمٹ کر چھوٹی ہو کر میرے سامنے آ گئی ہے اور گول دائرے کی شکل میں ہے۔ اس کے گرد رنگ برنگی اور سفید لیکن تیز روشنیاں گھوم رہی ہیں جو سب ہی بہت خوبصورت ہیں اور دل کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ پھر دیکھا کہ زمین کے اوپر سے ایک نام اُبھرا ہے اور وہ نام ہے طاہر احمد۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو منصب خلافت پر فائز ہوئے بھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا۔ اور کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ آئندہ زمانے میں میرا اس خلافت سے تعلق ہوگا اور اس زمانے میں ہوگا جب برقی لہریں مختلف رنگ کی دُنیا کے گرد گھومیں گی۔ گویا دنیا سمٹ کر چھوٹی سی رہ گئی ہے۔ اُس وقت میں ادنیٰ خادم تھا اور چھوٹے سفر بھی میرے لئے لمبے سفر ہوتے تھے۔ لیکن دیکھیں خدا نے کیسا آسان فرما دیا کہ آج میں تمام دنیا سے مخاطب ہو رہا ہوں اور وہی برقی لہریں جو اس خاتون کو دکھائی گئی تھیں وہ میری آواز کو بھی اور تصویر کو بھی اور آپ کی تصویروں کو بھی تمام دنیا میں خوبصورت رنگا رنگ کی روشنیوں میں اس طرح پھیلا رہی ہیں گویا دنیا سمٹ کر ایک چھوٹے سے گولے کی شکل اختیار کر گئی ہے۔

حضور نے فرمایا، جہاں تک دنیا میں اسلام کی اشاعت کا تعلق ہے مجھے کامل یقین ہے کہ بڑی تیزی کے ساتھ اس نظام کے ذریعہ ہمارے سفر طے ہوں گے۔ اور دنیا بڑی تیزی کے ساتھ حلقہ بگوشِ اسلام ہوگی۔ خدا مجھے اور آپ کو زندہ رکھے کہ ہم اس نظام کے درجۂ کمال تک پہنچنے اور اس کے عظیم دائمی پھل چکھنے کی توفیق پائیں۔ حضور نے فرمایا جب سے ڈش انٹینا کے ذریعہ خطبات کا سلسلہ شروع ہوا ہے بفضلہ تعالیٰ جماعت کے تربیتی معیار میں حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ بلکہ اس تعلق میں اب تو بعض غیر احمدیوں کے بھی خطوط ملنے لگے ہیں۔

حضور نے فرمایا، خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب قومیں خوشی اور فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے الٰہی دین میں داخل ہوں گی تو وہ استغفار کا وقت ہوگا مخاطب آنحضرتؐ کو کیا گیا ہے، اس مضمون کو یاد رکھیں ساری برکتیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں ہیں۔ فرمایا، اے محمدؐ! جب تیرے حضور قومیں حاضر ہوں گی، جب خدا کی فتح و نصرت کے دن آئیں گے تو قومیں اپنے تاج و تخت حضور صلعم کے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے آئیں گی، فرمایا جب یہ نظارہ دیکھے تو خدا کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہو جا۔ کیونکہ تیرے خدا نے تیری خاطر یہ انتظام کیا ہے۔ پس ہم غلامانِ مصطفےٰؐ اگر ان کامیابیوں کو اپنی طرف منسوب کرنے لگیں گے تو بڑے ہی جاہل ہوں گے۔ اگر اپنی چالاکیوں اور تدبیروں پر ان کامیابیوں کا سہرا باندھیں گے۔ پس جتنے بڑے کام اسلام کی خاطر ہونے والے ہیں آپ دیکھیں گے کہ اس کثرت سے فوج در فوج قومیں اسلام میں داخل ہوں گی کہ وہ لوگ سنبھالنے مشکل ہو جائیں گے۔ اتنا ہی انکسار کی طرف مائل ہوں کامل طور پر یقین رکھیں کہ ہماری محنتوں، کوششوں کا پھل نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احسان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے خدا کے فضل ہیں جو آج دُنیا پر نازل ہو رہے ہیں۔ پس تسبیح و تحمید کے ترانے گانے کے دن ہیں نہ کہ اپنے فخر و مباہات کے ذکر کے دن۔ آگے فرمایا استغفار کرو۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ ہماری کمزوریوں کے باوجود خدا کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں کمزوریاں دُور کرنے کی طرف توجہ کرنی ہوگی۔ اور خدا سے بخشش مانگنی ہوگی کیونکہ آنے والی قوموں کی مہمان نوازی کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنے نفسوں کی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس جتنی فتح وسیع تر صورت میں احمدیت کو نصیب ہو رہی ہے اور ہونے والی ہے اس کے نتیجہ میں اسی نسبت سے خدا کی تسبیح اور تحمید کے گیت گانے شروع کریں۔ کمزوریوں کی طرف توجہ کریں۔ خدا سے بخشش مانگیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان پر خدا کی ستاری کا پردہ ہی ہے جب تک رہے۔ پس خدا سے بخشش مانگتے ہوئے اس کی ستاری کے پردے میں چھپ جاؤ تاکہ تمہارا صرف حسین چہرہ دکھائی دے۔ خدا کے پیغام کی حفاظت اور خدا کے دین میں داخل ہونے والوں کی اخلاقی قدروں کی حفاظت کے لئے لازماً اچھا بننا ہوگا جو استغفار کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ جس پردے کی طرف خدا بُلا رہا ہے اس کے متعلق جب سے دُنیا بنی تمام عارف باللہ اپنے تجارب سے گواہی دیتے ہیں کہ خدا کی ستاری کے پردے میں انسان کی کمزوریاں دُور ہونے لگتی ہیں اور پہلے جیسا نہیں رہتا۔ استغفار کے پردے کی یہی خاصیت ہے کہ جو اس کے تلے آئے اس کی اصلاح ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پس آنے والوں کو یہ نظارے دکھائیں، جو صرف استغفار کی برکت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

خطبہ جمعہ

شرک فی الخلافت انتہائی مہلک نتیجے پیدا کرسکتا ہے اس کے خلاف جماعت کو لازماً نگران ہونا پڑے گا

یاد رکھیں کہ آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے اور اُمتِ واحدہ بنانے کا کام خلافتِ احمدیہ کے سپرد ہے۔

اس سے مضبوطی سے چمٹ جائیں اس وفا کے اندر آپ کی خدا سے وفا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے وفا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا ہے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ ر وفا (جولائی) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورہ انعام کی حسب ذیل آیت ۱۶۲ کی تلاوت فرمائی۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ۬ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

بعدہٗ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات سے متعلق خطبوں کا ایک سلسلہ شروع ہے جس کا تعلق توحید سے ہے گزشتہ خطبہ میں اس آیت کی تلاوت کے وقت میں نے قِیَمًا کو قَیِّمًا پڑھا تھا اور خطبہ کے آخر پر وضاحت کر دی تھی کہ احباب اس کو غلطی سمجھیں اور درست کریں قِیَمًا اور قَیِّمًا ایک ہی مضمون کے دو ہم معنی لفظ ہیں لیکن بعض جگہ قرآن کریم نے اس مضمون کو قَیِّمًا کے لفظ سے بیان فرمایا ہے اور ایک جگہ قِیَمًا سے۔ اس کے بعد ہمارے استاد مکرم و محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیلی کی طرف سے مجھے ایک بڑا ہی

دلچسپ اور علمی خط

ملا جس میں انہوں نے بعض علمائے اُمت کے بہت ہی مؤقر اور مستند حوالے پیش کئے ہیں جو یہاں قِیَمًا کو قَیِّمًا پڑھنا جائز سمجھتے تھے۔ چنانچہ علامہ رازی کی تفسیر کبیر سے بھی ایک حوالہ بیان کیا گیا ہے اور علامہ آلوسی بھی تفسیر رُوح المعانی میں لکھتے ہیں کہ کثیر قراء نے اُسے قَیِّمًا پڑھا ہے اور اس کی تفصیلی بحثیں موجود ہیں کہ کیوں ایسا کیا گیا۔ اس کو پڑھ کر جہاں ایک طرف مجھے اطمینان ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو غلطی تھی وہ ایسی خطرناک غلطی نہیں تھی کہ جس کی وجہ سے مجھے مدت تک تکلیف رہتی اس کا کچھ جواز موجود ہے لیکن دوسری طرف ایک فکر بھی لاحق ہوئی۔ قرآن کریم کی جو مختلف قراءتیں تھیں ان پر ہمیں ان معنوں میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ قراءتیں ثابت شدہ ہیں اور بعض معانی کی طرف اشارہ کرتی ہیں ان سے استنباط کی حد تک تو یہ بالکل جائز اور درست ہے مگر علماء کے حوالوں سے اگر ایسی قراءتیں درست بھی ثابت ہوں تو ایک ایسی قراءت جو کل عالم میں ایک خاص قراءت کے طور پر رواج پا چکی ہے اور اُمت واحدہ کی ایک نشانی بن گئی ہے اور قرآن کریم کو ایک وحدت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اس کے برعکس ان متفرق قراءتوں کو رواج دینے کا رجحان خطرناک ہے اور مجھے پسند نہیں۔ میں آئندہ کے لئے اور جماعت کے کسی بزرگ کے لئے یا عام انسان کے لئے ہرگز پسند نہیں کرتا کہ وہ تفاسیر کے حوالے سے کچھ دوسری قراءتیں معلوم کرے اور پھر اصرار کرے کہ یہ قراءت بھی درست ہے اس لئے میں اسی طرح

پڑھوں گا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو ایک قراءت پر جو اکٹھا فرمایا ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ قرآن کریم کی جمع و تدوین میں کوئی بھی اتفاق نہیں ہے۔ جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر ایک عالمی وحدت اس طرح عطا فرمائی کہ ان تمام قراءتوں کو بھی نظروں سے غائب کر دیا جو مختلف قراءتیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ علماء کھوج نکال کر انہیں معلوم کریں اور ایک قراءت کل عالم میں رواج پا گئی ہے اس لئے اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ غلطی ہی تھی اور اس کی درستی کرنا ضروری تھی جو میں نے کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ قرآن کریم کی ایسی خدمت کی توفیق عطا فرمائے کہ اس میں کسی پہلو سے بھی ادنیٰ سا رخنہ پڑنے کا شبہ بھی جماعت پر نہ کیا جا سکے اس کا وہم تو درکنار دشمن کی آنکھ بھی کسی ایسے رخنے کا کوئی تأثر نہ پکڑ سکے۔

اب میں دوسرے پہلو کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس کا بھی دراصل توحید ہی سے تعلق ہے ڈش انٹینا کے ذریعہ کل عالم میں جو خطبات نشر ہو رہے ہیں اور مشرق و مغرب کے احمدی بیک وقت جمعہ کے خطبہ سے استفادہ کر رہے ہیں یہ دراصل اسی مضمون کا حصہ ہے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار اس طرح بیان فرمایا کہ ساری دنیا کو ملت واحدہ یا اُمتِ واحدہ بنانے کا جو کام خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے اس کا وقت قریب آرہا ہے۔ اور مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے ۲۵-۳۰ سال حد مقرر فرمائی تھی اس مدت میں ابھی کچھ عرصہ باقی ہے اور ہم بڑے نمایاں طور پر ان آثار کو روشن ہوتا دیکھ رہے ہیں اور ڈش انٹینا کے ذریعہ جو عالمی ملت واحدہ کی تعمیر کا جو پروگرام چل رہا ہے۔ یہ توحید ہی کا حصہ ہے اس کا توحید سے گہرا تعلق ہے پس جب کبھی کوئی ایسی اچھی خبریں ملتی ہیں کہ دنیا کے مختلف کونوں کونوں میں احمدی ان خطبات کو دیکھ کر اور سن کر ایک وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے محسوس کرتے ہیں اور اس عالمی مواصلاتی نظام کے ذریعہ سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو ایک کرنے کا بڑا ہی عمدہ موقعہ اپنے فضل سے میسر فرمایا ہے تو اس سے

دل حمد سے بھر جاتا ہے

اسی ضمن میں بعض خدمت کرنے والوں کے نام تو خدا کے فضل سے پہلے ہی جماعت میں معروف ہیں مثلاً جنجوعہ برادران اور یہ ایک عالمی شہرت پانے والا خاندان بن گیا ہے کیونکہ ان کے ایک فرد وسیم نے خصوصیت سے اس معاملہ میں میری بہت مدد کی اور جو بھی سمجھایا بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ من و عن اس کو پورا

کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے نیک پھل عطا فرمائے جو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تمثیل کے نشان کے طور پر بڑھتے چلے جا رہے ہیں کہ ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں پھیلیں گی اور کل عالم پر محیط ہو جائیں گی اور پرندے اس کی شاخوں پہ آکر بیٹھیں گے اور اپنے نغمات الاپیں گے وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک عالمی درخت کے طور پر، ایک بین الاقوامی شجر کے طور پہ یہ سلسلہ پھیلتا چلا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی نیک پھل لگ رہے ہیں۔ اس کثرت سے مجھے دور دور سے خط آتے ہیں کہ ان خطبات کے نتیجہ میں بیمار سے اور اسلام زندہ ہو گیا ہے۔ جذبے بیدار ہو رہے ہیں۔ نمازیں پھر شروع کر دی ہیں۔ بعض لکھتے ہیں کہ ہم بیویوں پر سختیاں کیا کرتے تھے، ظلم کرتے تھے، گالی گلوچ کرتے تھے۔ سب سے توبہ کر لی ہے۔ بیویوں سے معافیاں مانگ لی ہیں۔ مختلف انواع و اقسام کے اور مختلف رنگوں اور خوشبوؤں کے اتنے پھل لگ رہے ہیں کہ دل حمد سے بھر جاتا ہے۔

اس ضمن میں دو اور خدمت کرنے والوں کا ذکر ضروری ہے۔ ایک ان میں لاہور کے مکرم رشید خالد صاحب ہیں جو UNIVERSAL APPLIANCES کے مالک ہیں۔ انہوں نے قادیان میں بہت خدمت کی ہے۔ ہندوستان کے نوجوانوں کو الیکٹرانکس کی تربیت دینے کے سلسلہ میں گئے اور پھر ڈش اینٹینا کے سلسلہ میں بھی ان کی راہنمائی فرمائی کہ تم بازار سے جو ۶۰، ۷۰ ہزار یا اس سے بھی زیادہ کا لو گے، میں تمہیں اصول سمجھاتا ہوں اس کے تابع تم خود بہت ہی سستا ڈش اینٹینا بنا سکتے ہو۔ ان کے ساتھ ان کے چھوٹے بھائی نے بھی اس ضمن میں بہت خدمت کی اور پھر پاکستان آکر ان کے بھائی نے دورہ کر کے جہاں جماعتوں کو غربت کی وجہ سے ڈش اینٹینا لگانے کی توفیق نہیں تھی، ان کو انہوں نے بجائے اس کے کہ ۶۰، ۷۰ میں لگاتے ۱۳، ۱۴ ہزار میں لگا کر دکھا دیا۔ انہی کے ذریعہ سے میرا تعارف بشارت صاحب سے ہوا جو ربوہ میں ڈش ماسٹر کے طور پر معروف ہیں۔ ان کی دکان کا نام بھی ڈش ماسٹر ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے قادیان اور ہندوستان میں خدمت سرانجام دی اور تربیت کے دوران پانچ ڈش اینٹینا بنا کر دکھائے اور اس طرح نوجوانوں کو تربیت دیکر ملک میں پھیلا دیا اور اس کے نتیجہ میں اب ہندوستان کے دور نزدیک سے خدا کے فضل سے یہ خطوط مل رہے ہیں کہ جماعت بہت ہی راضی اور مطمئن ہے اور دشمن کے اوپر مایوسی چھا گئی ہے۔ ایسے علاقوں کی خبریں آرہی ہیں جہاں پہلے دشمن دندناتا پھرتا تھا لیکن اب ڈش اینٹینا کے ذریعہ وہاں کے معززین اور شرفاء نے جب خود خلافت سے براہ راست ایک تعلق قائم کیا ہے تو وہاں کایا پلٹ رہی ہے اور دشمن کے حوصلے ماندگی پھیکے پڑ گئے ہیں بلکہ ان میں سے ہی نکل نکل کر لوگ احمدی ہونے شروع ہو گئے ہیں اور اب

جو حالیہ خوشخبری ہے وہ افریقہ سے متعلق ہے۔

بشارت صاحب نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا اور ان کو غانا میں مرکز بنا کر دیا گیا جہاں افریقہ کے دوسرے ممالک سے نوجوانوں نے آکر تربیت حاصل کرنی تھی۔ اس مرکز کے قیام کے سلسلہ میں غانا کے بعض مخلصین نے بھی بہت ہی خدمت کی۔ تفصیل سے ان کے نام پیش کرنے کا وقت نہیں لیکن بشارت صاحب نے دس ملکوں سے آئے ہوئے بائیس[22] افریقن احمدیوں کو ڈش اینٹینا بنانے کی تربیت دی۔ بنا کر دکھایا اور پوری طرح اطمینان کر لیا کہ وہ اب جا کر خدا کے فضل کے ساتھ اپنے ملک میں اس کام کو جاری کر سکتے ہیں اور قیمت کا اتنا فرق ہے کہ وہاں مثلاً غانا میں جو ڈش اینٹینا ۸ ہزار ڈالر کا لگتا تھا انہوں نے وہ ڈش اینٹینا اور پھر تمام خرچ ملا کر ۶۰۰ ڈالر میں بنا کر دکھا دیا اور اسے وہاں رائج کر دیا۔ چنانچہ جب سب سے پہلے خود بنائے ہوئے ڈش اینٹینا کے ذریعہ غانا میں

۲۳ر جولائی کا خطبہ سنا گیا تو امیر صاحب لکھتے ہیں کہ عجیب کیفیت تھی جو بیان سے باہر ہے اور پھر اس سے اگلا خطبہ سنتے وقت وہاں کے وزیر دفاع بھی شامل ہوئے اور ان علاقوں میں جہاں کثرت سے احمدیت پھیل رہی ہے وہاں کے بہت سے ائمہ مساجد بھی شامل ہوئے اور حیرت انگیز نظارے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ جس طرح باغوں میں شمشاد بڑھتے ہیں اس طرح ایمان پھولتا پھلتا دکھائی دیتا تھا۔ پس یہ سب کوششیں امتِ واحدہ بنانے کے لئے ہی ہیں اور اگر ہم نے توحید سے اپنے قدم ہٹا لئے یا اپنی توحید میں رخنے پیدا ہونے دیئے تو یہ ساری کوششیں بیکار ہیں۔ کچھ بھی ان کا حاصل نہیں۔ اس لئے جہاں خدا کی حمد کرتے ہیں وہاں ان ارادوں کو اور عزائم کو مضبوط تر کریں اور دہراتے رہیں اور اپنے آپ کو بھی یاد کرائیں اور اپنی نسلوں کو بھی یاد کرائیں کہ یہ سب کچھ توحید کی خاطر ہے اور امتِ واحدہ بنانا توحید ہی کی ایک شاخ ہے اور ہمیں خدائے واحد کی قسم ہے کہ ہم توحید کے ساتھ اس طرح چمٹے رہیں گے کہ ہماری گردنیں بھی کاٹ دی جائیں اور تن سے وہ ہاتھ جدا کر دیئے جائیں جو توحید کو پکڑتے ہیں تو پھر بھی ہماری روح کا توحید سے تعلق کاٹا نہیں جا سکے گا۔ اس جذبہ کے ساتھ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کریں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی مخالف طاقت جماعت کے اوپر ان فیوض کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ جو فیوض آسمان سے برستے ہیں ان کو زمین والے روک نہیں سکتے اور یہی کیفیت ان فیوض کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسان ہیں آسمان سے برسنے والے فیوض ہیں۔

توحید کے اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے میں شرک سے متعلق کچھ وضاحت کرنی چاہتا ہوں کیونکہ پچھلے خطبہ اور اس خطبہ کے دوران ایک خط میں مجھے خصوصیت سے اس طرف توجہ دلائی گئی کہ شرک کے متعلق پتہ چلے کہ یہ کیا ہے اور کیوں خدا معاف نہیں کرتا۔ سوال تو مختصر تھا لیکن اس سے پیدا ہونے والے سوالات میرے ذہن میں ابھرے اور میں نے مناسب سمجھا کہ جماعت کو شرک کا تجزیہ کر کے بتاؤں کہ شرک کیا ہے اور دوسرے تعلقات شرک سے الگ اور ممتاز کیسے ہوتے ہیں ورنہ تو ہر انسان کو اپنی بیوی سے بھی محبت ہے، بچوں سے بھی محبت ہے۔ دوستوں سے محبت اور پیار ہے۔ خدا سے بھی محبت کا دعویٰ ہے۔ کیا یہ سب محبتیں شرک کی علامتیں ہیں۔ کیا توحید اس کا نام ہے کہ انسان ہر دوسری محبت سے خالی ہو جائے۔ اگر یہ ہو تو پھر ساری دنیا مشرکوں سے بھری پڑی ہو۔ ایک بھی موحد آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ انبیاء بھی اپنے گرد و پیش سے محبتیں رکھتے تھے۔ اپنے عزیزوں اور اقرباء سے ہی نہیں بلکہ غیروں سے بھی محبت کرتے تھے۔ پس وہ کونسی محبت ہے جو شرک کہلائے گی اور وہ کون سی محبت ہے جو شرک نہیں بلکہ توحید کے دامن میں اس کی رحمت کا ایک نشان ہے۔ یہ مضمون کھل کر آپ کے سامنے آنا چاہئے۔ اس کا جماعت کی بقاء کے ساتھ اور جماعت کی وحدت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔

جہاں تک سوال کا تعلق ہے وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرک کو بخشتا نہیں اور ساری دنیا میں بے شمار مذاہب ہیں جن کا شرک کے ساتھ تعلق ہے۔ عیسائیت بھی مشرک ہو چکی ہے اور دیگر سب مذاہب بھی۔ کیا ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سارے جہنمی ہیں۔ اس کا میں نے جو جواب دیا وہ خلاصۃً آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ سوال مختلف ملکوں میں اٹھ سکتا ہے اور جماعت کے سامنے پیش ہوتا رہتا ہے۔ کسی کے جہنمی ہونے کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے۔ جہاں تک شرک کا تعلق ہے یاد رکھیں کہ بہت سے توحید پرست مذاہب ہیں جن میں شرک داخل ہو چکا ہے اور بہت سے مشرک مذاہب ہیں جن میں موحد ملتے ہیں۔ اس لئے عمومی فتویٰ لگا کر کسی مذہب کے پیروکاروں کو کلیۃً جہنمی یا کلیۃً جنتی قرار دینا انسان کا کام نہیں ہے۔ دوسرے شرک اور توحید دونوں کے اندر تہہ در تہہ مقامات اور منازل ہیں اور وہ دلوں کے اندر طبقہ بہ طبقہ بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک

موحد کے دل کو کریدیں تو نچلی سطح پر جاکر شرک کا بیج بھی دکھائی دے گا گویا شرک کی ایک سطح پر بظاہر توحید کی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔ بعض دفعہ توحید غالب رہتی ہے۔ یہ ایک بہت ہی باریک مضمون ہے جس کا تعلق عالم الغیب والشہادۃ سے ہے اور

صرف اللہ جانتا ہے کہ حقیقت میں کون موحد ہے اور کون مشرک ہے۔

جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت کے حوالے سے ہمیں شرک کو سمجھنا چاہیئے اور توحید کو سمجھنا چاہیئے اور ان دونوں کے درمیان فرقِ بیّن ہمیں معلوم ہونا چاہیئے اور پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارے اندر شرک کا کوئی شائبہ بھی پیدا نہ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہی قادر ہے وہ جس کو چاہے بخشے جس کو چاہے معاف کرے جس کو چاہے سزا دے اور اس کے بعد یہ دعا کہ

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

پس اے ہمارے رب ہم بخشش کے لئے تیری طرف ہی دوڑتے ہیں وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ جانا تیری ہی طرف ہے اور کسی طرف جانا ہے ہی نہیں۔ جب بالآخر تیری طرف لوٹنا ہے تو بخشش اور کس سے مانگیں جبکہ اور ہے بھی کوئی نہیں۔

پس اس خلوص کے ساتھ اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اگر آپ دعائیں کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ توحید پر قائم رکھے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ محبت نہ صرف توحید کے منافی نہیں بلکہ توحید کی مؤید ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ جتنی محبت ہو وہ اُتنا ہی توحید کی نشاندھی کرتی ہے۔ یہ جو دعویٰ ہے اسے عقلاً سمجھایا جا سکتا ہے۔ یہ کوئی فرضی دعویٰ نہیں ہے۔ توحید اور اللہ کے نیچے بندوں سے محبت کے درمیان ایک رشتہ ہے۔ اگر کسی انسان سے محبت بڑھے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی عظمت دل میں ترقی کرے تو یہ شرک نہیں ہے۔ یہ توحید خالص ہے۔ اگر کسی کا پیار دل میں بڑھے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا تصور مدھم ہوتا ہوا ہلکا ہلکا پیچھے کی طرف سرکنا شروع ہو اور اس انسانی وجود کا تصور نمایاں ابھرتے ہوئے انسان کے دل و دماغ پر قابض ہونے لگے تو یہ خالص شرک ہے۔ اس کا توحید سے کوئی تعلق نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سچی محبت کی نشانی یہ ہے کہ جتنا آپ سے محبت بڑھتی ہے خدا کی عظمت زیادہ دل میں قائم ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ عظمت بعض دفعہ اتنا جوش دکھاتی ہے کہ ایک عارف باللہ کے منہ سے ایک ایسا کلام نکل جاتا ہے جو بظاہر گستاخانہ ہے اور عام نظر سے دیکھیں تو اس سے دل میں صدمہ پہنچتا ہے کہ یہ کیا بات کر رہا ہے لیکن وہ خاص لمحات ہیں جس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت نے اس طرح توحید کا روپ اختیار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا وجود بھی بیچ میں سے غائب ہوتا نظر آتا ہے۔ یہاں جس شعر کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں وہ یہ ہے ؎

پنجِ در پنجۂ خدا دارم ؛ من چہ پروائے مصطفیٰ دارم

کہ میرا پنجہ خدا کے پنجہ میں آگیا ہے اب مجھے مصطفیٰ کی کیا پرواہ ہے جس بزرگ کا یہ شعر ہے ان کے متعلق یہ ظن کرنے کی گنجائش ہی کوئی نہیں کہ وہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی گستاخی کرنے والے تھے۔ ہاں اس کا مفہوم یہ دکھائی دیتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان کو اپنے رنگ میں یوں بیان کیا کہ محمد رسول اللہؐ کی تو عجیب شان ہے

کہ میرا پنجہ خدا کے پنجے میں پکڑا گیا ہے اب مجھے کسی کی بھی ان معنوں میں پرواہ نہیں رہی کہ خدا تو مجھے مل گیا لیکن محمد رسول اللہؐ کا احسان تو دل سے نہیں نکل سکتا کیونکہ پنجہ پکڑانے والا وجود وہ تھا۔ اگر پنجہ پکڑانے والا وہ وجود بیچ میں نہ ہوتو کوئی پنجہ خدا کے پنجے میں نہ پکڑا جائے۔

پس توحید کا رسالت کی محبت سے بڑا گہرا تعلق ہے اور جہاں رسالت ایسا وجود اختیار کرنے کہ وہ نمایاں ہونی شروع ہو جائے اور اللہ تعالیٰ پیچھے ہٹنا شروع ہو جائے۔ یوں محسوس ہو کہ خدا تعالیٰ تو صرف اس رسول کی خاطر ہے اور رسول خود اتنا حسین ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاس اس سے عشق کئے بغیر چارہ نہیں تھا اور یہی مضمون جب اولیاء کی طرف منتقل ہوتا ہے تو پھر ساری امت جو ان باتوں کی قائل ہو شرک سے بھر جاتی ہے۔ اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ محمد رسول اللہؐ کی سچی محبت شرک پر منتج ہو۔ اس کا مطلب ہے وہ محبت سچی نہیں تھی۔ نظر ٹیڑھی تھی۔ **دراصل تعصبات نے بظاہر محبت کا رنگ اختیار کیا ہے اور یہ ممکن ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان اپنوں کا اتنا تعصب رکھتا ہے کہ جسے اپنا سمجھے** اس کی بڑائی شروع کر دیتا ہے اور اس کو بڑھاتے بڑھاتے توازن بگڑ جاتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو دوسروں کے مقابل پر بعض دفعہ اتنا بڑھا کر پیش کرنے کا موجب محبت نہیں ہوتی بلکہ اپنی عصبیت ہوتی ہے۔ جہاں محبت کے نتیجہ میں حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کا مقام تمام دنیا میں ہر چیز سے اونچا دکھایا جائے وہاں نشانی یہ ہے کہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا بالا اور ارفع مقام ہمیشہ اسی طرح قائم رہتا ہے بلکہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جہاں یہ رخنہ پیدا ہو جائے وہاں یوں لگتا ہے کہ عصبیت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ابھار رہی ہے۔ اس کے سوا خدا کا بھی کوئی وجود نہیں۔ گویا خدا اسی لئے تھا کہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پیدا کرتا اور اس کے بعد خدائی ختم ہوگئی ہے۔ یہ باریک مضمون ہے لیکن اپنی توحید کی باریک راہوں پر حفاظت کرنی ہوگی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھیں جتنا عشق آپ کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا موجزن تھا، ساری امت پر نگاہ ڈال کر دیکھیں اُتنا آپ کو اس طرح کہیں جلوہ گر دکھائی نہیں دے گا۔ کسی کے دل میں ہو تو ہے وہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر کسی کی عبارتوں میں، کسی کی تحریر میں، اس کی نظم میں، اس کی نثر میں، اس کے دن رات کے کلام میں کسی کا ایسا عشق موجزن ہو کہ اچھلتا ہوا، کناروں سے باہر جاتا ہوا چھلکتا ہوا دکھائی دے، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر آپ کو امت میں اور کہیں نظر نہیں آئے گا۔ تلاش کر کے دیکھ لیں۔ تحریریں پڑھ لیں۔ نظم و نثر کا مطالعہ کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالکل نمایاں ہیں لیکن آپ کا عشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم مسلسل توحید کا خادم رہا ہے۔ ایک بھی جگہ اشارۃً یا کنایۃً عشق محمدؐ نے شرک کا رنگ اختیار نہیں کیا لیکن دوسرے محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں آپ کو نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اس کی اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جن سے یہ باتیں پہچانی جاتی ہیں مگر میں بعض اور ضروری باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں اس لئے سرِدست اس حصّہ کو چھوڑتا ہوں۔

پس حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ اگر سچی گہری عارفانہ محبت کی بجائے عصبیت کی وجہ سے آپ کی بڑائی بیان کی جا رہی ہو تو یہ شرک دراصل نیچے اُتر کر دوسرے بُت بنانے شروع کر دیتا ہے اور وہ سارے لوگ جو اولیاء سے مانگتے ہیں، ان کی قبروں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کے نام پر جانیں فدا کرتے ہیں ان کی زندگی میں گویا خدا کا سارا کاروبار اس بزرگ کو پیدا کرنا تھا اور اس کو پیدا کر کے خدائی کی صفات اس کے سپرد ہو گئیں۔ اب جو کچھ ہے وہی ہے۔ اللہ سے براہِ راست محبت کا کوئی مضمون اُن کے ہاں دکھائی نہیں دیتا۔ ایک ولی کی پوجا کی جا رہی ہے۔ اس کی قبر کی پوجا کی جا رہی ہے۔ اس کے

اوپر چادریں چڑھائی جا رہی ہیں اور چادر چڑھا کر واپس آؤ تو اس ولی کا نام تو شاید دل میں رہے یا نہ رہے خدا کا کوئی نام دل میں نہیں رہتا۔ ساری زندگی خدا سے خالی رہتی ہے اور یہی ان کا سارا دین ہے۔ پس وہ محبت جو کسی بزرگ سے ہو اور وہ محبت خدا کی محبت میں غیر معمولی طاقت اور شان پیدا کرنے والی نہ ہو تو وہ محبت شرک ہے اور اس

شرک نے امتوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے

امت عیسوی کا حال دیکھیں۔ ان میں بنیادی طور پر یہی شرک ہے جس نے بالآخر عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو ہمیشگی کی ہلاکت میں جھونک دیا۔ اس کی علامتیں قرآن کریم نے بڑی کھول کر بیان فرمائی ہیں۔ اگر وہ توحید باری تعالیٰ کے دعویٰ میں سچے ہیں تو جب صرف اللہ کا نام لیا جائے تو ان کے دل میں اسی طرح محبت موجزن ہونی چاہیے جیسی ایک عاشق کی اپنے محبوب کا نام سن کے ہوتی ہے لیکن یہ مشرکین وہ ہیں کہ اگر اللہ کے ساتھ عیسیٰؑ کا نام نہ لیا جائے تو جن کو سکون نہیں ملتا لیکن عیسیٰؑ کے نام کے ساتھ خدا کا نام بے شک نہ لیا جائے کوئی پرواہ نہیں۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عملاً پورے خدا بن بیٹھے ہیں۔ ہر ضرورت کے وقت، ہر فکر کے وقت، ہر حاجت روائی کے وقت پہلا نام عیسیٰؑ کا ذہن میں آتا ہے "THE GOD" "FATHER" تو لگتا ہے اس کے ساتھ یونہی نوکر کے طور پر چمٹا ہوا ہے ورنہ اصل خدائی عیسیٰؑ کی ہی خدائی ہے۔ یہ دلوں کے اندر راسخ گہرے شرک کی علامتیں ہیں جو بالآخر امتوں کو ہلاک کر دیا کرتی ہیں۔ پس وہ ہزار منہ سے کہیں کہ خدا ئے واحد و یگانہ ہے۔ اس کا بیٹا ہے۔ اس کی ایک رونمائی ہے جو بیٹے کی صورت میں ہمارے سامنے ہے لیکن حقیقت میں ہر ایک کا دل گواہ ہے کہ میں مشرک ہوں اور خدا سے نہیں بلکہ عیسیٰؑ سے میرا زیادہ پیار ہے۔ اس شرک کو پھیلانے میں سینٹ پال نے سب سے بڑا کردار ادا کیا ہے اور ایسے فلسفیانہ رنگ میں اس نے ان مضامین کو پیش کیا جو فلسفے سے زیادہ جہالت کے تانے بانے تھے لیکن عوام الناس اُن کو سمجھ نہیں سکتے تھے اور عیسیٰؑ سے محبت کرنے والوں کو گویا ایک فلسفیانہ دلیل ہاتھ آگئی۔ اس طرح انہوں نے اپنے شرک کو مزید آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ یہ جو مضمون ہے اس کو سینٹ پال نے ایک خط میں اس طرح بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے بیٹے کی صورت میں ہمارے سامنے ظاہر ہوئے ہیں لیکن خدا ہی ہے جو اصل ہے مگر اس دنیا میں جب تک قیامت نہیں آتی خدا کے تمام اختیارات عیسیٰؑ کو سونپ دئے گئے ہیں اور ان تمام اختیارات سے کام لیکر اپنے ساتھ جب ہمیں ملاتا ہے تو دراصل خدا کے ساتھ ملا رہا ہوتا ہے تو کیا یہ ہمیشہ کے لئے یہیں رہے گا؟ جب یہ سوال ان کے ذہن میں اٹھا تو پھر آخر پر یہ لکھا کہ لیکن جب قیامت آجائے گی اور سب لوگ خدا کے حضور پیش ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ اے خدا! لے تیری خدائی تیرے حوالے۔ میں نے جو خدائی کرنی تھی کرلی اور پھر صرف ایک ہی خدا رہ جائے گا۔ ایسی جاہلانہ باتوں کو فلسفہ سمجھ کر امتوں کو ہلاک کر دینا بہت ہی بڑی بدنصیبی ہے لیکن ایسا ہوا۔ اور یہ جو بنیادی جہالت ہے یہ ہر جگہ کارفرما ہے۔ ہر سطح پر کارفرما ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سے محبت کرنے والوں نے بعض دفعہ اتنا غلو کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مقابل پر اُن کا مرتبہ بڑھانا شروع کر دیا کیونکہ جب بنیادی طور پر یہ عقیدہ بنایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی ہیں تو اس کا تعلق دراصل "شرک فی الخلافۃ" سے ہے یاد رکھیں کہ ایک شرک دوسرے شرک کو پیدا کرتا ہے۔ جس طرح ایک نفرت نفرت کے بچے دیتی ہے اس طرح شرک ضرور شرک کے بچے دیتا ہے۔ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رقابت کے نتیجہ میں ان سے مقام بڑھانا شروع کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تک بات پہنچی اور وہی کہا، یعنی آپ کی تمام خوبیوں کے وارث یہ ہیں اور ان کے حق میں وصیت کی گئی ہے۔ پھر اس مضمون کو یہ رنگ دے دیا کہ گویا وصیت اس لئے تھی کہ حق بحق دار رسید یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو گویا امین ہی تھے اور جس طرح عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن خدائی خدا کے سپرد کر دے گا، ان کے بعض فرقوں نے وصیت کو یہ رنگ دیا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جس کا حق تھا اس کے سپرد کر دیا اور غلو جو بڑھنا شروع ہوا تو اُس نے جو صورتیں اختیار کیں ان کی چند مثالیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اوّل تو جب مشکل کے وقت اور تکلیف کے وقت "یا علی" کا نعرہ لگایا جاتا ہے تو اس وقت سب سے بہتر وہ شخص جانتا ہے جو یہ نعرہ لگا رہا ہے کہ محض محبت کا اظہار ہے یا شرک ہے۔ اسی طرح "یا عبدالقادر جیلانیؒ" "یا پیر دستگیر" "یا سخی سرورؒ" وغیرہ کے نعرے مصیبتوں کے وقت لگانے اگر باہر کی آنکھ سے دیکھیں تو چونکہ ہم خدا نہیں ہیں ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ شرک کے نتیجہ میں ہوا ہے لیکن میں نے جہاں تک رجحانات کا مطالعہ کیا ہے یہ شرک کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔ اگر تکلیف کے وقت پہلے خدا یاد نہ آئے اور کوئی اَور یاد آئے تو یہ شرک ہے۔ تکلیف کے وقت اگر پہلے کوئی اَور یاد آئے تو یہ شرک کے علاوہ لاعلمی یا بے وقوفی اور خدا سے دوری کی بھی نشانی ہے۔ شرک ضروری نہیں۔ لیکن بعض صورتوں میں واضح شرک بن جاتا ہے اور میرے نزدیک یہ جو شکلیں ہیں یہ شرک ہی کی شکلیں ہیں۔ جب پوچھا جائے تو کہتے ہیں اللہ تعالےٰ سے ان کا تعلق ہے۔ ان کو خدا تعالےٰ نے غیر معمولی صفات اور قدرتیں عطا فرما رکھی ہیں ہم ان سے استفادہ کرتے ہیں کیونکہ خدا نے ان کو مقرب کر کے بعض طاقتیں ہمیشہ کے لئے بخش دیں۔ اس لئے جس طرح سورج چاند سے استفادہ کیا جاتا ہے اور شرک نہیں ہے یہ بھی کوئی شرک نہیں ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے کیونکہ سورج چاند کا جو نظام ہے اس سے استفادہ کا ایک ایسا قانون جاری ہے جس میں ہمیں لازماً ان سے براہِ راست استفادہ کرنا پڑتا ہے لیکن یہ استفادہ اگر وہیں تک محدود رہ جائے تو پھر یہ دہریت بن جاتی ہے۔ اگر چاند اور سورج کا استفادہ اس سے پرلی طرف خدا کا چہرہ نہ دکھائے اور خدا کے مقابل پر ان چیزوں کو انسان بالکل بے حقیقت اور بے جان اور بے معنی نہ دیکھے تو یہ بھی دہریت کی اور شرک کی قسمیں بن جاتی ہیں۔ پس اگر تو کسی بزرگ سے استفادہ کرتے وقت یہ خیال دل پر غالب ہو اور قبضہ کرلے کہ میرے اللہ نے جو ان کو عطا کیا ہے میرے لئے وسیلہ بنایا ہے اور میں اس سے استفادہ کرتا ہوں تو یہ استفادہ بھی تب جائز ہے کہ اگر قوانین کے مطابق ہو۔

قرآن کریم نے اس کے کھلے کھلے قوانین بیان فرمائے ہیں اور اسلوب بیان فرمائے ہیں۔ ایک استفادہ یہ ہے کہ جس طرح ساری امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے وسیلہ ہونے اور شفیع ہونے کا استفادہ کر رہی ہے مگر مصیبت کے وقت یہ نہیں کہتی کہ اے محمدؐ! تو ہمیں دے۔ کبھی کسی صحابی نے یہ نہیں کہا کبھی کسی خلیفۂ راشد نے یہ نہیں کہا۔ اسلام میں نسلاً بعد نسلٍ تک کبھی یہ محاورہ آپ نہیں سنیں گے کہ اے محمدؐ! میرا بچہ مر رہا ہے تو اس کو بچالے۔ اے محمدؐ! میری جان نکل رہی ہے تو مجھے نئی زندگی

تخشں ہمیشہ براہِ راست خدا کو مخاطب کیا گیا اور قرآن کریم نے کھلم کھلا اسی کی تعلیم دی۔ فرمایا:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(البقرۃ: ۱۸۷)

کہ اے محمدؐ! یہ اعلان کر۔ کہہ دے کہ جب میرا بندہ مجھے پکارتا ہے۔ میرے متعلق پوچھتا ہے تو تو کہہ دے کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ میں قریب ہوں۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ یہاں لفظ "کہہ دے" تو نہیں ہے مگر اس کا مفہوم شامل ہے۔ پکارنے والا جب مجھے پکار رہا ہوتا ہے تو میں سن رہا ہوتا ہوں اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اس وقت محمد رسول اللہؐ کو مخاطب کر کے اُن سے مانگا کرو۔ پس قرآن کریم کی تعلیم تو اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی اشتباہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پس یہ استفادہ کا بہانہ محض جھوٹ ہے اور اپنے نفس کو زندہ جہروں میں مستقل طور پر جاگزیں کرنے کا ایک عذر ہے اور خودکشی کرنے کے مترادف ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت پھر خلافت سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی برابری پر منتج ہوئی اور برابری سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی برابری تک جا پہنچی۔ اس لئے شرک سے خواہ وہ ادنیٰ حالت میں کیوں نہ ہو، خواہ نچلے مراتب میں شرک کیوں نہ ہو آپ محفوظ نہیں ہو سکے۔ شرک لازماً بچے پیدا کرتا ہے اور رفتہ رفتہ یہ مخفی شرک کھلے کھلے شرک میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

ایک کتاب

تفسیر صافی ہے جو شیعوں کی تفسیر ہے

اس میں صفحہ ۲۳۴ پر تفسیر برھان زیر سورۃ نجم میں لکھا ہے کہ امالی شیخ صدوق میں (جو شیعوں کی کوئی حدیث کی کتاب ہے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی طرف معراج کرائی گئی اور میں اپنے رب کے قریب ہوا میرے اور اس کے درمیان قاب قوسین اَو اَدنیٰ کی منزل آگئی تو آواز آئی کہ اے محمد! مخلوق میں سے تو کس کو محبوب سمجھتا ہے۔ میں نے کہا: اے میرے رب! علیؓ کو۔ کہا: پس دیکھ اے محمدؐ! میں نے اپنی دائیں جانب توجہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ علی بن ابی طالب موجود ہیں۔ (یعنی معراج میں آپ سے پہلے ہی حضرت علی بن ابو طالب خدا تعالیٰ کے بائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے تھے اور پہلے ہی وہاں موجود تھے)۔

پھر تذکرۃ الائمہ از حیات القلوب میں لکھا ہے کہ

معراج کی رات حضرت علیؓ کی تصویر حضرت محمدؐ نے سدرۃ المنتہیٰ پر دیکھی اور ملائکہ اس کو سجدہ کر رہے تھے۔ (یعنی وہ سدرۃ المنتہیٰ جس سے آگے تخلیق کی رسائی نہیں ہے اور خدا کی توحید اس غیر معمولی شدت کے ساتھ جلوہ دکھاتی ہے کہ وہاں غیر اللہ کا کوئی قدم نہیں پہنچ سکتا خواہ کوئی عاشقِ صادق ہی کیوں نہ ہو۔ وہ مقام ہے جہاں مخلوق کی آخری حد ہے وہاں انہوں نے دیکھا کہ اس انتہائی مقام توحید پر (وہ مقام توحید ہی تھا۔ اس کی انتہا تھی) ایک تصویر ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اور تمام ملائکہ اس کو سجدہ کر رہے ہیں۔

میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ سب شیعہ مشرک ہیں۔ نہ سارے سنی موحّد ہیں مگر مراد یہ ہے کہ ایک شرک کی غلطی دوسرے شرک پر منتج ہوتی ہے۔ آگے بڑھتی ہے۔ رخنے پیدا کرتی ہے۔ امتوں کو تقسیم کر دیتی ہے اور بالآخر توحید میں رخنے ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ پس شرک کو معمولی نہ سمجھیں خواہ وہ کسی سطح پر ہی ہو

خلافت کا تعلق توحید سے ہے اور اتنا گہرا تعلق ہے کہ قرآن کریم نے آیتِ استخلاف میں خلافت کا اعلیٰ مقصد گویا یہ بیان فرمایا ہے کہ

یَعْبُدُوْنَنِیْ وَلَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ

(سورۃ النور: آیت)

استخلاف کا یہ مضمون توحید سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی لئے تم میں خلفاء آئیں گے اور تمہیں خدا نے اپنا خلیفہ بنا لیا ہے تاکہ خلافت سے وابستہ لوگ یا میرا خلیفہ امت، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی امت "یَعْبُدُوْنَنِیْ" میری ہی عبادت کریں۔ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا اور میرے ساتھ ہرگز کسی کو کوئی شریک نہ بنائیں۔ اس دور میں بھی ہم میں شرک فی الخلافۃ کی کئی صورتیں دیکھی ہیں اور ان کی پہچان بھی مشکل کام نہیں۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ قریب کی تاریخ کے حوالے سے ایک دو مثالیں آپ کے سامنے رکھوں اور اگر وقت ختم ہو گیا تو آئندہ خطبہ میں یہیں سے مضمون شروع کروں گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں

خصوصیت سے میں نے محسوس کیا کہ بہت سے صحابہ، بہت سے بزرگ، بہت سے دعا گو ایسے تھے جن کو خود حضرت مصلح موعودؓ بھی دعاؤں کے لئے لکھا کرتے تھے اور خلق کا رجحان ان کی طرف تھا اور لوگ بہت ہی کثرت سے اُن کے پاس پہنچتے، دعا کرواتے، تحائف پیش کرتے مگر کبھی بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادنیٰ سی بھی رقابت محسوس نہ کی بلکہ ان باتوں سے خوش ہوتے تھے اور خود بھی ان کو دعاؤں کے لئے لکھتے تھے۔ استخارہ کروانے کے لئے بزرگوں کی ایک فہرست بنوائی ہوئی تھی اور پرائیویٹ سیکرٹری کو گویا کہ حکم تھا کہ جب مشکل وقت آئے تو ان کو لکھو تاکہ ان کی دعا بھی ہماری دعاؤں میں شامل حال ہو جائے۔ یہ بزرگ ہیں اور خدا سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ ان سب کے متعلق خلیفۃ المسیح کو پورا اعتماد تھا کہ یہ کامل طور پر خلافت کے مطیع اور فرمانبردار ہیں اور کامل اعتماد تھا کہ ان سے محبت کرنے والے بھی اتنے کامل طور پر مطیع اور فرمانبردار ہیں کہ اگر ان کے اندر ذرا بھی خلافت کے معاملہ میں رخنہ پایا تو ان کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ یہ وہ کامل اعتماد تھا جس کے نتیجہ میں کسی رقابت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور جیسا کہ میں نے پہلے مضمون بیان کیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت خدا کی محبت کو بڑھانے والی بنتی ہے نہ کہ کم کرنے والی۔ اسی طرح ایسے بزرگ جن کو خلافت سے سچی عقیدت اور محبت ہو اُن کی محبت لازماً خلیفۂ وقت کی محبت کو دلوں میں بڑھاتی ہے اور تقویت بخشتی ہے۔ اس کی نفی کی کوئی علامت ہونی چاہئے۔ اگر یہ نہ ہو تو کس طرح بات ظاہر ہوتی ہے۔ ایسے بزرگ یا اور ایسے لوگ جن سے کبھی کوئی غلطی ہو جاتی ہے اور خلیفۂ وقت اُن سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ناراضگی کا اظہار کر دیتا ہے تو یہ سارے لوگ اس سے تعلق توڑ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ محبتیں نہیں مٹتی ہوں گی۔ ان کے لئے دل میں درد بھی ہوتا ہوگا۔ دعائیں بھی کرتے ہوں گے کیونکہ خود مجھے زندگی میں ایسا تجربہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی ناراضگی کی وجہ سے غیرت نے اجازت نہیں دی کہ ان سے تعلق رکھا جائے اور اگر تعلق ہے تو اسے مخفی دعاؤں کے تعلق میں تبدیل کر دیا جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ وہ غلط فہمی دور فرما دے یا ان کی مغفرت کے سامان فرمائے۔ ایسے لوگوں کی توحید کی علامت یہ تھی کہ اگر اس حالت میں کوئی دوسرا ان کو ابھارنے کی کوشش کرتا تھا یا ان کی ہمدردی کے لئے اُن سے ملنے کی کوشش کرتا تھا تو اس طرح جھنجھوڑ

دیتے تھے جس طرح شیطان کو اپنے در سے دھتکارا جاتا ہے اور استغفار کرتے تھے کہ یہ کم بخت کون آ گئے ہیں۔ مجھے کیا سمجھتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی ناراضگی ہزار ہو۔ میں ان کا غلام، میں نے بیعت کی ہوئی ہے۔ میں جانوں وہ جانیں۔ یہ کون ہوتے ہیں بیچ میں دخل دینے والے یا میری حمایت کرنے والے۔ تو دونوں طرف سے یہ صداقت کھل کر سامنے آ جاتی تھی۔ اس کے برعکس مجھے علم ہے کہ ایک دفعہ سندھ کی ایک چھوٹی سی جماعت میں ایک شخص نے اپنی بزرگی کے قصے شروع کئے۔ خدا سے الہام پانے اور کشوف پانے کے واقعات بیان کرنے شروع کئے۔ راتوں کو عبادتوں کے لئے کھڑا ہو گیا۔ ہاتھ سے سارے گاؤں کو جگا دیتا تھا اور اس کی بزرگی کے قصے پھیلنے شروع ہوئے لیکن محدود رہیانے پر۔ ایک گاؤں کے سارے لوگ بھی نہیں۔ اس کے بھی چند لوگ تھے جو اس کے مرید بنے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس پر اتنی غیرت محسوس کی کہ ایک بڑا جلالی خطبہ دیا اور کہا کہ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ یہ خدا سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کے پاس جا رہے ہیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ یہ ایک فتنہ ہے۔ ایک بت کھڑا کیا گیا ہے اور اسے کسی قیمت پر قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر لوگوں کو ڈر ہے کہ اس سے علیحدگی خدا کے عذاب پر منتج ہوتی ہے تو میں اس عذاب کے لئے حاضر ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ایسا کوئی عذاب نہیں۔ پس کہاں یہ کہ صحابہ کرام میں سے حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ، حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانیؓ وغیرہ وغیرہ کے دروازوں پر لوگ جوق در جوق حاضر ہو رہے ہیں۔ دونوں ہاتھوں سے سلام کرتے اور پیار کرتے اور ان سے خیر کے لئے دعا طلب کرتے اور حضرت مصلح موعودؓ کا دل خوش ہوتا اور بڑھتا اور پھولتا اور پھلتا ہے اور ان کو اور بھی زیادہ اپنی حمایت اور محبت عطا کرتے ہیں اور کہاں یہ کہ سندھ کے ایک گاؤں میں بیٹھا ہوا ایک شخص اپنی بزرگی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ جبہ و دستار پہن لی ہے اور لوگ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں تو اتنا شدید ردّ عمل کہ گویا ساری جماعت میں ایک فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ وہ غیرت دراصل توحید کی غیرت تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ وہ محبت مطیع محبت ہے۔ وہ جماعت میں رخنہ پیدا نہیں کرے گی بلکہ ایسی محبتیں جماعت کو ایک دوسرے سے اور زیادہ قریب کرتی ہیں۔ ان بزرگوں کے رستے وحدت بڑھ رہی ہے نہ کہ افتراق پیدا ہو رہا ہے لیکن جہاں آپ نے افتراق کی بو بھی پائی آپ نے شیروں کی طرح بڑی شدت سے اس پر حملہ کیا ہے اور پھر ایسے لوگوں کی محبت جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ٹھیک ہے خلیفہ کی بیعت ہے لیکن یہ بھی بزرگ ہے اس سے بھی محبت ہے، وہ ننگی ہو جاتی ہے۔ جب خلیفۂ وقت اپنی ناراضگی کا اظہار کر دے تو یہ پھر بھی تعلق رکھتے ہیں اور صرف مخفی تعلق نہیں بلکہ ڈیفینس کرتے ہیں مساجد میں کھلم کھلے اجتماعات پر لائینس لگا لگا کر بزرگی کے اعتراف کرتے اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ آؤ اور اس بزرگ سے ملو۔ یہ چیز ان کا قطعی جھوٹ ثابت کر دیتی ہے اور بتا دیتی ہے کہ ان کے دل میں دراصل ایک بت پیدا ہوا ہے اور خلافت کی بیعت تو ایک دکھاوا ہے۔ نفاق کی ایک شکل ہے۔ جماعت سے الگ نہیں ہونا چاہتے اس لئے بیعت ہے ورنہ

دل میں ایک اور خلیفہ کا بُت

بن گیا ہے۔ یہ جو شرک ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ شرک فی الخلافہ ہے۔ یہ بھی انتہائی مہلک نتیجے پیدا کر سکتا ہے اور کرتا ہے اور اس کے خلاف جماعت کو لازماً نگران ہونا پڑے گا۔ وہ

لوگ جو سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ بھی تو بزرگ ہیں۔ ان کو یہ نہیں پتہ کہ اور بے شمار بزرگ ہیں ان کی دفعہ خلافت کو کیوں غیرت نہیں آتی۔ کوئی بات ہے اور خدا تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو ایسی فراست عطا کی ہوتی ہے کہ وہ نور اللہ سے دیکھتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ کہاں رخنہ ہے اور کہاں نہیں اور بعد کے وقت پھر ہمیشہ خلیفہ کو سچا ثابت کرتے ہیں۔ قطعی طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ ان لوگوں نے یہ بت بنایا ہوا تھا اور خلافت کی کوئی قدر نہیں۔ اگر خلافت ان کو روکنے کی بھی کوشش کرے گی تو نہیں رکیں گے اور اس بت سے مانگیں گے جو انہوں نے گھڑ لیا ہے۔ اس چیز کو کبھی جماعت میں پنپنے نہیں دیا جائے گا۔ میں اس کا اعلان کرتا ہوں کیونکہ خدا نے ایک رنگ میں مجھے خصوصیت سے توحید کا محافظ بنایا ہے۔ آیت استخلاف کے نتیجہ میں آپ سب خدا کے خلیفہ ہیں مگر آپ سب نے اپنی خلافت کا خلاصہ خلافت احمدیہ کی شکل میں نکالا ہوا ہے اور یہ خلاصہ آپ سب پر نگران ہے۔ آپ کا دل بن گیا ہے۔ آپ کا دماغ بن گیا ہے۔ پس جہاں بھی مجھے شرک کا رخنہ دکھائی دے گا لازماً میں اس کو قلع قمع کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ مجھے کوئی بھی پرواہ نہیں کہ دنیا مجھے کیا کہے گی۔ کیا مجھ پر تنقید کرتی ہے اور مجھے پتہ ہے کہ ایسے مواقع پر خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے خلفاء کی حمایت کی ہے اور اللہ کے فضل سے جماعت زیادہ سے زیادہ موحد ہوتی چلی جا رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ان باتوں کا عرفان حاصل کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس لئے ماضی میں جو ہوا اُسے دہرانے نہیں دیا جائے گا۔ یہ میں قطعی اعلان کرتا ہوں۔ پس ساری جماعت یوں بھی متنبہ رہے۔ اب جلسے کے دن بھی آ رہے ہیں۔ وہاں بھی مختلف ملکوں سے لوگ آتے ہیں اور بعض دفعہ انسان ظاہر سے اتنا متاثر ہو جاتا ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ میں کیا کر رہا ہوں لیکن جہاں خلفائے وقت کی طرف سے تاریخ میں کھلم کھلا ایسے اظہارات ہو چکے ہوں اور بعض جگہوں سے خطرات کی نشاندہی کر دی گئی ہو وہاں اگر منہ مارو گے تو شرک پر منہ مارو گے۔ وہاں اگر منہ مارو گے تو منافقت کا اعلان کرو گے۔ خلیفۂ وقت سے بیعت کا تعلق قائم رکھتے ہوئے ایسا نہیں کر سکتے۔ بیعتیں توڑ دو جہاں مرضی چلے جاؤ۔ کوئی پرواہ نہیں۔ ایک مرتد ہوگا تو خدا ہزاروں صالح نیک بزرگ عطا کرے گا۔ موحد عطا کرے گا۔ دنیا کو بہرحال ہم نے توحید سے بھرنا ہے اور توحید کی حفاظت ہر سطح پر کرنی ہے۔ اس لئے اس عہد بیعت خلافت پر اس عرفان کے ساتھ قائم ہوں جو میں آپ کے سامنے کھول کر بیان کر رہا ہوں۔ یہ عرفان ہم نے قرآن اور سنت اور تاریخ اسلام کے مطالعہ سے حاصل کیا ہے اور آج کے دور میں حضرت مصلح موعودؓ کے دور نے خصوصاً ان باتوں کو خوب کھول کھول کر اور نتھار کر ہمارے سامنے واضح کر دیا ہے۔ پس

یاد رکھیں کہ آپ کی وحدت خلافت سے وابستہ ہے

اور امت واحدہ بنانے کا کام خلافت احمدیہ کے سپرد ہے اور کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ میں خدا کی قسم کھا کر اس مسجد میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلام امت واحدہ بنانے کا کام خدا تعالیٰ نے اس دور میں خلافتِ احمدیہ کے سپرد کر دیا ہے۔ جو اس سے تعلق کاٹے گا وہ امت واحدہ سے اپنا تعلق کاٹے گا۔ اس کی کوئی کوشش خواہ نیکی کے نام پر ہی ہو کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ پس خدا کے واضح اعجازی نشانوں کے ذریعہ جو بات ثابت ہو چکی ہے اس کو دیکھ کر آپ اپنی آنکھیں بند کر کے کود جائیں گے۔ اس سے مضبوطی سے چمٹ جائیں اور اس میں کوئی خطرہ نہیں۔ اس وفا کے اندر آپ کی خدا سے وفا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے وفا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(باقی صفحہ ۱۴ پر دیکھیں)

مُباہلہ کا عظیم نتیجہ

استاذی المحترم مولانا احمد رشید صاحب سابق معلم جامعہ احمدیہ قادیان و سابق مبلغ کیرلہ نے ۱۹۸۸ء میں جبکہ مباہلہ کے نتیجہ میں ضیاء الحق کا حادثہ ۱۷ اگست ۸۸ء کو پیش آیا عربی زبان میں ایک نظم تحریر فرمائی۔ اس کی افادیت کے پیش نظر قارئین کی خدمت میں مع ترجمہ پیش ہے۔

مترجم خاکسار : محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

---

(۱) عَجِيبٌ تَجَلَّى بِبَاكِسْتَانَ مِيزَانُ
وَكُلُّ مَا فِيهِ قَبْلُ أَوْزَانُ

ترجمہ: پاکستان میں ایک عظیم الشان نمایاں تجلی ظاہر ہوئی۔ وہ واقعہ ایک ایسا میزان ہے جس میں ان تمام امور کا وزن کیا جاتا ہے (جن کا مباہلہ میں ذکر کیا گیا تھا)

(۲) طَيَّارَةٌ خَرَّتْ مَعَ صَدْرِهَا وَتَفَتَّتَتْ
بَغْتَةً هَلَكَتْ وَالْأَمْرُ سُرْعَانُ

ترجمہ: وہاں ایک طیارہ اپنے صدر مملکت کو لے کر اڑا اور اچانک وہ ہلاک ہو گیا۔ یہ واقعہ بہت تیزی کے ساتھ وقوع پذیر ہوا تھا۔

(۳) ذَاقُوا نَتِيجَةَ مَا مُدَّتْ مُبَاهَلَةٌ
وَعِيدُهَا عِنْدَ أَهْلِ النَّظَرِ فُرْقَانُ

ترجمہ: مُباہلہ کی صورت میں جو کچھ اُن کے سامنے رکھا گیا تھا اس کا نتیجہ خود انہوں نے چکھ لیا اور اس سلسلہ میں جو وعید پیش کی گئی تھی وہ اہلِ نظر کے سامنے ایک فرقان ثابت ہوئی۔

(۴) نَادَى الْيَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ
أَمْلَى رِسَالَتَهَا وَالْقَدْرُ سَكْرَانُ

ترجمہ: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں مباہلہ کا چیلنج دیا اور یہ دعوت نامہ آپ نے ساری دنیا میں تقسیم فرمایا اور اس وقت صدر مملکت پاکستان (ضیاء الحق) حالت سکران میں تھے۔

(۵) فَلَمْ يُبَالِ وَقَدْ جَاءَ الْقَضَاءُ بِهِ
وَحُقَّ مُبْرَمُهُ يَرْوِيهِ أَزْمَانُ

ترجمہ: اس شخص نے اس چیلنج کی طرف کوئی توجہ نہ دی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ فیصلہ صادر ہوا اس قضاء مبرم کے بارے میں آئندہ کے زمانے روایت کرتے رہیں گے۔

(۶) لَمَّا تَمَزَّقَ مَعْ أَجْنَادِهِ قَهْرًا
سَارَتْ بِأَخْبَارِهِمْ لِلنَّشْرِ رُكْبَانُ

ترجمہ: صدر پاکستان جب لشکر سمیت ریزہ ریزہ ہو گئے تو قافلین خبر اکنافِ عالم میں پھیلانے کے لئے تمام ذرائع بروئے کار لاتے رہے۔

(۷) قَوْلُ الْخَلِيفَةِ حَقٌّ لَا مِرَاءَ بِهِ
يُكِلُّنَا فِيهِ إِيقَانٌ وَإِيمَانُ

ترجمہ: اس طرح بلاشک وشبہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بات پوری ہوئی اس واقعہ پر ہم میں سے ہر ایک کو کامل یقین و ایمان ہے۔

(۸) - اِخْتَارَهُ اللّٰهُ لِلدِّينِ الْحَنِيفِ وَقَدْ
أَبْدَى صَدَاقَتَهُ فِي الْأَرْضِ رَحْمٰنُ

ترجمہ: خدا تعالیٰ نے اپنے دین حنیف کے لئے آپ کو چُن لیا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کی صداقت کو دنیا میں قائم فرمایا۔

(۹) سِبْطُ الْمَسِيحِ وَرُوحُ الْقُدُسِ أَيَّدَهُ
وَلَيْسَ يَنْقُصُهُ فِي الْحَقِّ عُدْوَانُ

ترجمہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس نبیرہ (پوتے) کی روح القدس سے تائید فرمائی۔ حق و صداقت کے معاملہ میں آپ کو کوئی دشمن کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(۱۰) يَحْمِيهِ مِنْ كُلِّ أَعْدَاءٍ مُنَازِعَةٍ
يَرْعَاهُ مِنْ عَادِيَاتِ الدَّهْرِ دَيَّانُ

ترجمہ: خدا تعالیٰ آپ کو ہر جھگڑالو دشمن سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہر حوادثِ زمانہ سے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۱۱) - يَا طَاهِرَ الْخَلْقِ وَالْخُلْقِ الَّذِي ظَهَرَتْ
أَنْبَاءُ غَيْبِكَ هُوَ الْأَمْرُ تِبْيَانُ

ترجمہ: اے خلق و خُلق میں طاہر و پیکر طہارت آپ کی پیشگوئی نہایت واضح رنگ میں پوری ہوئی۔

(۱۲) - نَفْدِيكَ يَا آيَةَ الْإِسْلَامِ تُظْهِرُهَا
عَلَى جَمِيعِ دِيَانَاتٍ لَهَا شَانُ

ترجمہ: اے اسلام کے زندہ نشان! ہم سب آپ پر فدا ہیں دیگر تمام ادیان پر آپ نے اسلام کی شان کو بلند فرمایا۔

(۱۳) يَأْتِيكَ مِنْ نَمَاءِ الْإِسْلَامِ عِزَّتُهُ
حَيًّا وَيَأْتِيكَ بِالْإِعْزَازِ تِيجَانُ

ترجمہ: اسلام کی فتح و نصرت اور اس کے احترام کی خبر آپ کی خدمت میں آنے والی ہے اس طرح آپ کی زندگی میں ہی بہت بلند تاج و تخت آپ کو ملنے والے ہیں۔

(۱۴) يَأْتِيكَ مِنْ مَغْرِبِ الدُّنْيَا وَمَشْرِقِهَا
مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ أَنْصَارٌ وَأَعْوَانُ

ترجمہ: آپ کے پاس مشرق و مغرب سے انصار و اعوان خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کے اظہار کے طور پر آنے والے ہیں۔

(۱۵) يَأْتِيكَ أُخْرَى مِنَ الْآيَاتِ وَاضِحَةٌ
مِمَّا يُؤَيِّدُهَا فِي الْفَجْرِ قُرْآنُ

ترجمہ: اور بھی دیگر واضح نشانات آپ کی خدمت میں آنے والے ہیں یعنی آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں سورہ فجر میں موجود ہے

(۱۶) مُسْتَهْزِءُ النَّاسِ خَابُوا مِنْ غَضَبِهِمْ
عَضَّ الْأَنَامِلَ فِي الْآفَاقِ أَرْكَانُ

ترجمہ: استہزاء کرنے والے لوگ خائب و خاسر ہو گئے اور بڑے بڑے لوگ حسرت کے ساتھ اپنی انگلیاں کاٹنے لگے

(۱۷) لَمَّا رَأَوْا مَرْجِعَ الْإِنْذَارِ مُبْتَهِلًا
جَنَّ الْعِدَى وَاهْتَدَى لِلْحَقِّ إِخْوَانُ

ترجمہ: جب دشمنوں نے مباہلہ کے نتائج انذاری صورت میں دنیا میں نہایت واضح رنگ میں ظاہر ہوتے ہوئے دیکھے تو وہ مجنوں اور دیوانے ہو گئے اور دوسری طرف حق و صداقت کے متلاشی ہدایت پانے لگے۔

(۱۸) يَا كُفْرَ أَظْلَالِ مَنْ طَالَتْ قَسَاوَتُهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ بِحَقٍّ أَيْنَمَا كَانُوا

ترجمہ: اپنی قساوتِ قلب کے ساتھ آگے بڑھنے والے کفر و انکار کے یہ سائے جہاں بھی ہوں گے کبھی بھی حق و صداقت کو قبول نہیں کریں گے۔

(۱۹) اَلْأَحْمَدِيُّونَ فِي مَغْنَى مَسَاجِدِهِمْ
يَدْعُونَ زِدْنَا وَفِي الدَّعَوَاتِ نَشْوَانُ

ترجمہ: احمدی احباب اپنی مساجد کے اندرونی حصے میں خدا تعالیٰ کے حضور مستانہ وار زِدْنَا زِدْنَا کی دعائیں کرتے رہتے ہیں یعنی خدایا ہمیں اپنے فضل و کرم کا اور زیادہ وارث بنا دے۔

(۲۰) مُعْتَجِرٌ دَالْقَرْنِ فِي نُورِ الْخِلَافَةِ لَا
يُلْهِيهِ فِي مَرْكَزِ الدَّجَّالِ طُوفَانُ

ترجمہ: آپ (خلیفۃ المسیح) نور خلافت میں اس زمانہ کے مجدد ہیں دجال کے مرکز سے جو طوفان اُٹھتا رہتا ہے وہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔

(احمد رشید
کرونا گپلی کیرلہ سٹیٹ)

علماءِ پاکستان کی دروغگوئیاں

بنگلور کے روزنامہ "پاسبان" کی ایک جھوٹی خبر کی تردید

از مکرم عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور کرناٹک

پاسبان لکھتا ہے:-

"عیسائیوں اور قادیانیوں کی ملی بھگت

ملاوی کے مسلمانوں پر مشترکہ حملہ

پاکستانی علماء کے ایک وفد نے ملاوی کے حالیہ دورے کے بعد اپنی رپورٹ میں اس بات پر تشویش ظاہر کی کہ عیسائی مشنریاں ملاوی کے مسلمانوں کو بہلا پھسلا کر گمراہ کر رہے ہیں ملاوی کے سادہ لوح غریب مسلمان ان کا خاص نشانہ ہیں مذکورہ رپورٹ کے مطابق عیسائی مشنریاں یہاں کے قادیانی ... سے ساز باز کر کے غریب مسلمانوں کی معاشی اور ان کے بچوں کے لئے فراہمی تعلیم کے نام پر ... ملی مذہب کا کاروبار چلا رہے ہیں۔ بعض دیہاتوں کے کچھ افراد کی اتنی صفائی کی گئی ہے کہ انہوں نے عیسائیت قبول کر لی ہے۔

رپورٹ میں اس بات پر خصوصی تشویش ظاہر کی ہے کہ جو مسلم بچے قادیانی اور عیسائی سکولوں میں داخل کئے جاتے ہیں انہیں ایک مضمون کے طور پر نام کی تعلیمات پڑھائی تو جاتی ہیں لیکن یہ سارا اسلامی عیسائیت اور قادیانیت کے رنگ میں تحریف ہوتا ہے ...

پاکستانی علماء نے مسلم زعماء سے اپیل کی ہے کہ اس سے قبل کہ ملاوی پر عیسائیت غالب آ جائے وہ آگے آئیں اور یہاں کے لئے درکار ائمہ مساجد، مدرسین و مبلغین کی فراہمی کا بندوبست کریں اور نیز قادیانیوں کی یلغار کے خلاف سخت ... اپنائیں۔"

(روزنامہ پاسبان بنگلور مورخہ ۱۲/۳/۹۳)

قارئین کرام! پاکستان میں جماعت احمدیہ سے علمائے سوء کی دشمنی ظاہر و باہر ہے۔ یہ بدترین قسم کا جھوٹ بولنے والی مخلوق ہر زمانہ کے مامور کے خلاف رہی اور آج بھی ہے۔ چمگادڑ کی دشمنی سے آفتاب لائق مذمت نہیں۔ یزیدی عملداری سے حسینی گروہ اگرچہ تکالیف تو پا سکتا ہے مگر نابود نہیں ہو سکتا رفتہ رفتہ تکالیف برداشت کر کے ترقی کرے گا اور کرتا چلا جا رہا ہے اس وقت بدنصیبی کے ساتھ پاکستانی علماء میں اتنا جھوٹ پھل پھول رہا ہے کہ اس کی انتہا کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ملاں تو بطور خاص جھوٹ کی مرض میں مبتلاء ہے جب سیاست میں مولوی قدم رکھتا ہے تو جھوٹ اس کا اوڑھنا بچھونا بن جاتا ہے۔ یہ صرف پاکستان سے تعلق رکھنے والی بات نہیں ہے یہ ایک عمومی صورت حال ہے جو ساری دنیا میں دکھائی دیتی ہے اور بعض مسلمان ملکوں کے حکمران بدقسمتی سے اس جھوٹ کو رد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور بعض اخبارات بھی ایسے جھوٹ کو بلا سوچے سمجھے شائع کر دیتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کے لئے درج ذیل حدیث لمحہ فکریہ ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور آگ کی طرف لے جاتا ہے اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس کذاب لکھا جاتا ہے"۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ)

شاید اس جھوٹ کی وجہ سے ان لوگوں کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔

اخبار پاسبان کی مذکورہ خبر میں جماعت احمدیہ پر یہ سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اور عیسائی مشنریوں کی ملی بھگت ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت ابتداء ہی سے غیر احمدیوں سے بڑھ کر عیسائیوں کے باطل عقائد کے خلاف ہے۔

دیکھو بانی احمدیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام عیسائی مشنریوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں:-

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں نے اس ہنسی ٹھٹھا سے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں اور میری آنکھوں کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔ پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت و نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلائے عظیم سے نجات بخش"۔

(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵)

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

"پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا۔ کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں میں بے وقت نہیں آیا میں اس وقت آیا جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا اور کئی لاکھ مسلمان مرتد ہو کر خدا اور رسول کے دشمن ہو گئے ... بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا اب وہ زمانہ آ گیا ہے جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول کرنے میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۳-۲۷۴)

خدارا ذرا انصاف سے ایڈیٹر پاسبان بتائے کہ کیا اسقدر اسلام کا درد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ عشق رکھنے والا انسان جس کا ہر سانس عیسائیوں کے لئے ننگی تلوار سے کم نہ تھا۔ جس کا ہر لمحہ احیاء اسلام کے لئے بے چین تھا بھلا اس کی تربیت یافتہ جماعت عیسائیوں سے ملی بھگت کر سکتی ہے اور عیسائی بھی اتنے بے وقوف نہیں ہیں کہ وہ انہی سے مذہبی ملی بھگت کر لیں جو ان کے مذہبی عقائد پر تبر رکھتے ہیں وہ جماعت جو عیسائیوں کے باطل خدا کو آسمان سے اتار کر کشمیر کی وادی

میں دفن کر چکی ہے کیا ایسی جماعت سے عیسائی ملی بھگت کر سکتے۔ یہ ملی بھگت عیسائیوں کی تو ان لوگوں سے زیادہ بہتر رنگ میں ہو سکتی ہے جو عیسائیوں کے عقیدے کی طرح حضرت عیسیٰ کو آسمان پر مانتے ہیں اور انہی کے عقیدے کی طرح اس کے آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں۔ جی ہاں یہ وہی عیسائی ہیں جنہوں نے آپ کے علماء سے ساتھ مل کر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دئے جانے پر پاکستان میں دیگیں چڑھائی تھیں اور "علماء" اسلام اور پادریوں نے اس "خوشی" کے موقع پر ایک دوسرے کو مبارکبادیاں دی تھیں۔

اب اگر آپ لوگوں میں کچھ بھی تقویٰ باقی ہے تو بتاؤ کہ کون عیسائیوں سے ملی بھگت کر رہا ہے ——؟

☆- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "علماء اسلام" کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"مجھ سے اور میری جماعت سے سات سال تک اس طور سے صلح کر لیں کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں ... ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دیں۔ پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں کوئی نمایاں اثر ظاہر نہ ہو اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیانِ باطلہ کا مر جانا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظاہر نہ ہو۔ یعنی خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو ... اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کر لوں گا اور خدا جانتا ہے کہ میں کاذب نہیں ہوں۔ یہ سات برس کچھ زیادہ سال نہیں اور اس قدر انقلاب اس تھوڑی مدت میں ہو جانا انسان کے اختیار میں ہرگز نہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم)

کاش کہ یہ علماء اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلح کر لیتے مگر ایسا نہیں ہُوا۔

☆- پھر آپ نے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے مسلمانوں کو پیش آتے ہیں عیسائیت کے باطل عقائد کو پاش پاش کرنے کے لئے مسلمانوں کو ایک قیمتی گُر سکھایا۔ لیکن ان علماء سو نے عیسائیوں کی محبت میں اُسے کبھی قبول نہ کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل دو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو گیا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے تو اسی دن سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہُوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا ...... ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں کہاں ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۳)

مگر افسوس اس قیمتی ہتھیار کو بھی آپ کے علماء نے رد کر دیا کیونکہ یہ علماء احمدیت کی اندھی دشمنی میں عیسائیوں سے ملے ہوئے تھے۔

آج کون سا اسلامی ملک ہے جو عیسائی دنیا کا غلام نہیں سب کے سب جھوٹے اور اسلام دشمن طاقتوں سے اسلام کے خلاف سودے بازی کر رہے ہیں اس طرح علماء اپنا گناہ احمدیت کے سر تھوپنا چاہتے ہیں جبکہ ہماری تربیت عیسائیت کے باطل عقائد کے خلاف قرآن کے عین مطابق کی گئی ہے دیکھو ہمارے دلوں اور روحوں میں کیسے کیسے ولولے اور عزائم پیدا کئے گئے ہیں ان کو پڑھو اور بتاؤ کہ کیا عیسائیوں سے ملی بھگت کرنے والوں کے ایسے ایسے ولولے اور عزائم ہوتے ہیں۔

اور اے علماء اسلام کہلانے والو کیا تم احمدیت کی تبلیغ کو بند کر سکو گے کیا تم میں اتنی ہمت و حوصلہ ہے ذرا دیکھو کیا واقعات ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ماہ ایک شخص نے دفتر ہفت روزہ بدر میں "انجمن طلباء فدایان مصطفیٰ ﷺ پاکستان" کا ایک اشتہار بھجوایا ہے جس میں مذکورہ انجمن نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کے مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبہ جمعہ اور درس القرآن پر بہت کچھ غم و غصّہ کا اظہار کیا ہے۔

انجمن نے لکھا۔

"جن لوگوں کے مذہبی عقائد کے پرچار کو قانوناً جرم قرار دیا گیا تھا وہ اب بلا روک ٹوک ہم سب کے گھروں اور کمروں کے اندر داخل ہو گئے ہیں۔"

پھر لکھا۔

"اس کا بڑا سبب علماء اسلام کی نااہلی اور تفرقہ بازی ہے اب حال یہ ہو چکا ہے کہ یہ ماجرا دیکھ کر علماء اسلام نے مکمل چپ سادھ لی ہے اگر یہی صورت رہی تو خدا کی قسم بہت جلد قادیانیت پوری دنیا پر چھا جائے گی۔"

انجمن نے اس کا حل بتاتے ہوئے آگے لکھا۔

"اس کا صرف اور صرف یہی حل ہے کہ علماء اسلام یہ پروگرام دیکھنے سے ہرگز کسی کو منع نہ کریں۔ بلکہ قادیانی جو اپنے مذہب کے حق میں پیش کریں پاکستانی ٹیلی ویژن کے ذریعہ منہ توڑ جواب پیش کریں۔ دلائل کا جواب دلائل سے نہ دیا گیا تو اسے عوام علماء کی علمی شکست تصور کریں گے۔"

(انجمن طلباء فدایان مصطفیٰ ﷺ لاہور پاکستان)

یہ بڑی اچھی ترکیب ہے۔ کیا علماء احمدیوں کے دلائل کا جواب دلائل سے دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے کیا اتنا دم ان میں موجود ہے کہ وہ احمدیوں کا مقابلہ کر سکے۔

پس میں آخر پر علماء پاکستان اور ایڈیٹر پاسبان کے احمدیت پر کئے گئے تمام جھوٹے الزاموں کے جواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا اقتباس پیش کر کے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو سچ بولنے کی توفیق دے۔ سچ کو قبول کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دنیا مجھ کو نہیں جانتی مگر وہ مجھ کو جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک کہ وہ اپنے (باقی ص ۱۲ پر)

اُذکُرُوا مَوْتَاکُم بِالْخَیر

علم لسانیات کے عالمی ماہر
حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا انتقال پُر ملال

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص اور فدائی خادم لسانیات کے عالمی ماہر، قانون کے میدان میں طویل عرصہ جماعتی خدمات سرانجام دینے والے نہایت بزرگ اور خدا رسیدہ وجود امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد (پاکستان) حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ۲۸ رمئی بروز جمعرات پونے گیارہ بجے فیصل آباد میں اپنی رہائش گاہ واقع چنیوٹ بازار میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت حضرت شیخ صاحب کی عمر ۹۷ برس تھی۔

حضرت شیخ صاحب شدید کمزوری اور دیگر عوارض سے کئی ماہ سے بیمار تھے وفات سے چند روز قبل بخار ہوا۔ سینے میں زیادہ بلغم جمع ہو گیا تھا کمزوری اتنی تھی کہ کھانس کر بلغم خارج نہیں ہو سکتی تھی ڈاکٹروں نے کوشش کرکے سینہ سے بلغم نکالی لیکن باوجود کوششوں کے جانبر نہ ہو سکے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر علم لسانیات کے عالمی ماہر تھے آپ کی لگ بھگ ایک درجن کتب اس بارہ میں شائع ہو چکی ہیں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق کی روشنی میں عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں (اُم الالسنہ) ثابت کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے عربی کو جن زبانوں کی ماں ثابت کیا ہے ان میں نمایاں اور قابلِ ذکر انگریزی اور سنسکرت وغیرہ زبانیں ہیں۔ ان کے علاوہ ۳۰ - ۳۵ زبانوں کے بارے میں آپ اپنا تحقیقی کام مکمل کر چکے تھے۔

حضرت شیخ صاحب ۱۹۴۹ء سے تاحال یعنی عرصہ ۴۴ سال سے ضلع لائل پور (اور پھر فیصل آباد) کے امیر چلے آرہے تھے ۱۹۷۴ میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کا جو وفد پیش ہوا اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے علاوہ جو چار بزرگان احمدیت پیش ہوئے ان میں ایک آپ بھی تھے۔

حضرت شیخ صاحب پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے قیام پاکستان سے پہلے کپورتھلہ میں اور اس کے بعد فیصل آباد میں وکالت کی۔ ہمیشہ چوٹی کے وکلاء میں شمار ہوتا تھا احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت قانون دان طبقہ آپ کا بے حد احترام کرتا تھا۔

حضرت شیخ صاحب نے شدھی کے محاذ پر بھی اہم خدمات سرانجام دیں آپ نہایت اہم جماعتی ادارے وقفِ جدید کے سالہا سال سے صدر چلے آ رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں دو سال آپ نے مجلس مشاورت کی بھی صدارت کی۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور فدائی صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کئی بار حضرت شیخ صاحب کے بلند مرتبہ کا ذکر فرماتے رہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے خطاب کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ صاحب کے علم لسانیات میں غیر معمولی مہارت اور عربی زبان کی تاریخی خدمات پر انہیں خراجِ تحسین پیش فرمایا اور آپ کی علم لسانیات کی مہارت کو اس فن علم کے عالمی ماہرین کے ہم پلہ بلکہ ان سے برتر قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ خلافت سے چند سال قبل الفضل میں ایک مضمون تحریر فرمایا تھا جس میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب کی تاریخی خدمات اور مقام و مرتبہ کا تعارف کرایا اور نہایت شاندار الفاظ آپ کی تاریخی خدمات کے لئے استعمال فرمائے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا مرتبہ رکھتے تھے۔ چنانچہ چند ماہ قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں حضرت شیخ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی قرار دیا اس سے اگلے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس غلطی کی تصیح فرماتے ہوئے حضرت شیخ صاحب کے بلند مرتبہ کا نہایت اعلیٰ رنگ میں ذکر فرمایا اور فرمایا کہ گویا وہ صحابی ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

"مگر میں نے جو صحابی کہا ہے صرف عمر کی وجہ سے نہیں ان کی ادائیں بھی صحابہ والی ہیں پس میری غلطی تو اپنی جگہ لیکن ان سے بھی تو پوچھے وہ اتنے کیوں پیارے ہوئے! جنہوں نے اپنی ساری زندگی صحابہ کی طرح صرف کی ہو ان کو اگر غلطی سے صحابہ میں شمار کر لیا جائے تو انسانی نکتہ نگاہ سے تو غلطی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ بغیر غلطی کے شامل کر سکتا ہے۔ پس آخری دعا جو میں کرتا ہوں اور آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں یہ ہے کہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے لئے یہ دعا کریں کہ میرے منہ سے جو غلطی سے نکلا تھا خدا کی تقدیر میں واقعۃً لکھا جائے اور ان کا شمار اللہ کے رجسٹر میں صحابہ میں ہو۔"

(بحوالہ الفضل ۴ر جنوری ۱۹۹۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شیخ صاحب جیسے قیمتی نافع الناس وجود کی رحلت پر ہم سب کو صبرِ جمیل عطا کرے اور آپ کے درجات کو اپنی جناب میں بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

(بشکریہ ماہنامہ خالد ربوہ جون ۱۹۹۳ء)

علماء پاکستان کی دروغگوئیاں۔ باقی صا

کام کو پورا نہ کرے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور"۔

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳

اب سنئے مولانا ابو الکلام آزاد کا ایک اقتباس جو جنونوں کے جھوٹ کو ننگا کرنے کے لئے کافی ہے۔ فرماتے ہیں:-

"میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ میں اُن سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔

غرض میرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ اُن کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا"۔

(اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء)

یہ ہے وہ عظیم شخص جس پر آج کے نام نہاد علماء اور اُن کے چیلے چانٹے عیسائیوں سے ملی بھگت کا الزام لگا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کے قول کے مطابق آج ان میں "زندہ خون" اور "حمایتِ اسلام کا جذبہ" باقی نہیں رہا۔ تبھی تو یہ بنی اسرائیلی مسیح کے آسمان سے آنے کا انتظار کرکے نہ صرف اب ناامید ہو گئے ہیں بلکہ قوم کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ شنیل دت۔ وی پی سنگھ لائو پرساد یادو اور ملائم سنگھ میں سے کسی ایک کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیں۔ گویا اسلام اب قائد پیدا کرنے کی قوت سے بانجھ ہو چکا ہے۔

ہائے افسوس عقلوں کے چلے جانے اور تقویٰ کے گم ہو جانے پر۔ اللہ انہیں راہ ہدایت نصیب کرے اور آنے والے امام کو شناخت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

تبلیغی و تربیتی مساعی

عراقی ایمبیسیڈر کی خدمت میں کتاب گلف کرائسس کا ترجمہ

۲۳ مئی ۹۳ء کو انڈو عرب لیگ حیدرآباد کی جانب سے نمائش گراؤنڈ کے وسیع میدان میں یونائیٹڈ نیشنز کی طرف سے عراق اور لیبیا پر عائد کردہ ظالمانہ اقتصادی پابندیوں کے خلاف پُرجوش احتجاجی جلسہ ہوا۔ جس میں مرکزی و صوبائی حکومت کے وزراء و منسٹرز نامور صحافیوں اور شہر حیدرآباد و سکندرآباد کی مقتدر و اہم شخصیتوں کے علاوہ عراق۔ فلسطین لیبیا اور جارڈن کے سفراء نے بھی شرکت کی جلسہ میں پُراثر احتجاجی تقاریر کے علاوہ عراق اور لیبیا کے خلاف عائد کردہ غیر منصفانہ پابندیوں کو ختم کرنے اور فلسطینیوں کو اُن کے جائز حقوق دلانے کے لئے میمورنڈم بھی پاس کئے گئے۔

اس تقریب میں محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب الہ دین صوبائی امیر آندھرا کے ہمراہ خاکسار نے بھی شرکت کی اور تقریب کے اختتام پر محترم امیر صاحب موصوف نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلیجی جنگ پر ارشاد فرمائے گئے حقیقت پسندانہ اور معرکۃ الآراء خطبات کے مجموعہ کا انگریزی ترجمہ "GULF CRISIS" جو امریکہ سے طبع ہوا ہے۔ عزت مآب جناب ہشام عبدالرزاق ابراہیم ایمبیسڈر آف عراق کی خدمت میں پیش کیا جس کو موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ خلیجی جنگ پر مشتمل خطبات کا اُردو مجموعہ انڈو عرب لیگ حیدرآباد کے چیئرمین اور سیکرٹری کو بھی تحفۃً دیا گیا۔

(سلطان احمد ظفر مبلغ حیدرآباد)

علاقہ مرشدآباد (بنگال) میں ایک نئی جماعت کا قیام

ماہ جولائی کے شروع میں محترم محمد مشرق علی صاحب ایم اے امیر جماعت بنگال اور خاکسار نے علاقہ مرشدآباد کے مقام شاہ پاڑا کا دورہ کیا جہاں عظیم الشان جلسہ کیا گیا۔ جلسہ کے جملہ انتظامات مقامی غیر از جماعت افراد نے ادا کیے کثیر حاضرین اور چار مساجد کے خطیب صاحبان جلسہ میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ کہ مکرم مزمل احمد صاحب کے تعاون سے یہاں جماعت قائم ہو گئی ۱۹ افراد نے احمدیت قبول کر لی جبکہ جولائی کے مہینہ میں جملہ ۴۰ افراد نے احمدیت قبول کی اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے اور احمدیت کے نور سے یہ علاقہ جلد منور ہو جائے۔

(حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ بنگال و آسام)

بہالہ میں جلسہ تین افراد کا قبول احمدیت

مورخہ ۲۳ جولائی کو بہالہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم ساجد احمد صاحب بانی نے کی جبکہ نظم مکرم ابرار احمد صاحب نے خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب معلم اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مقامی خدام و اطفال نے بھی نظمیں سنائیں بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر تین افراد نے بیعت بھی کی۔

جلسے کے جملہ انتظامات مکرم شہود عالم صاحب نے کئے اور ٹی پارٹی کا بھی انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کو قبول فرمائے اور نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

نمایاں کامیابی

(۱)۔ عزیزم عبدالرب اُستاد M.A-URDU کے فائنل امتحان میں گلبرگہ یونیورسٹی کرناٹک سے اوّل پوزیشن حاصل کرتے ہوئے گولڈ میڈل کے مستحق قرار پائے ہیں

(۲)۔ عزیزم عبدالرشید اُستاد۔ M.A. URDU فائنل امتحان میں گلبرگہ یونیورسٹی کرناٹک سے درجہ دوم میں کامیابی حاصل کی۔

(۳)۔ عزیزم عبدالحفیظ صاحب اُستاد نے L.L.B فائنل امتحان میں گلبرگہ یونیورسٹی سے درجہ دوم میں کامیابی حاصل کی۔

گلبرگہ یونیورسٹی سے یہ پہلا موقع ہے کہ باوجود مخالفانہ احوال کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر سہ افراد کو نمایاں کامیابی عطا ہوئی ہے اس خوشی کے موقع پر مکرم عبدالعزیز صاحب اُستاد احمدی تماپوری مبلغ ۱۰۱/- روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے بہترین مستقبل اور ملازمت کے لئے قارئین کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار: محمد عبداللہ اُستاد)

تقریب نکاح و رخصتانہ

۱۸ر جولائی ۹۳ء کو سوریشر (بنگال) میں مکرم محمد سمیع اللہ صاحب ابن مکرم مولوی امان اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ بنگال نے فریدہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب کے ہمراہ چار ہزار روپے حق مہر پر کیا رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی مکرم مولوی امان اللہ صاحب مبلغ نے پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

(محمد مشرق علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ بنگال)

درخواستہائے دُعا

(۱)۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الشکور فائزہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ جماعت احمدیہ برہ پورہ کی اور بھی بہت سی بچیوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے جماعت احمدیہ برہ پورہ کی ترقی اور احباب جماعت کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

سید عبد النقی ساکن برہ پورہ (بہار)

(۲) میرے والد محترم ملک شریف احمد صاحب سیکرٹری مال کی طبیعت ان دنوں بعارضہ قلب خراب چل رہی ہے کامل شفایابی کے لیے درخواست دُعا ہے۔ (مظفر احمد طارق پٹنہ)

(۳)۔ خاکسار ان دنوں بہت سی پریشانیوں سے دوچار ہے ان سب کی دوری کے لئے، اپنی و اہل و عیال کی صحت و تندرستی اور امتحان میں کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (محمود احمد پرویز کالابن وطار کہ جموں)

(۴) مکرم شبد الحق صاحب ابن مکرم مہر الدین صاحب جماعت احمدیہ گدلی ضلع امرتسر کو گھٹنے میں شدید چوٹ آئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں (نائب ناظم وقف جدید)

(۵) خاکسار کے مہرہ و گردن میں اکثر تکلیف رہتی ہے۔ بعض دفعہ اسقدر شدت اختیار کرتی ہے کہ بے چین ہو جاتا ہوں۔ شفائے کاملہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (محمد ساجد ناصری الہ آباد)

(۶)۔ خاکسار کے چچا مکرم محمد صدیق صاحب آف کراچی (پاکستان) کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اسی طرح ہمشیرگان مظفرہ اور بشریٰ اور بچگان کے لئے دُعا کی درخواست ہے

(محبوب احمد امروہی قادیان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت پر کسی شخص کو کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۹۵۲ :- میں مبارک احمد ظفر ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب لون مرحوم قوم لون پیشہ ملازمت (ریٹائرڈ) عمر ۵۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد (کنی پورہ) ڈاکخانہ ناصر آباد (کنی پورہ) ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر انڈیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۹۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) کل زرعی زمین آبی اول معہ باغ ترشا ملا کر ۱۲ کنال قیمت اندازاً مبلغ -/۱,۵۰,۰۰۰ روپے

(۲) رہائشی مکان دکان دکھانہ وکھٹار وغیرہ معہ ملبہ زمین وصحن ایک کنال ۱۰ مرلہ قیمت اندازاً مبلغ -/۲,۰۰,۰۰۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں (۱/۱۰) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی جائیداد اس کے علاوہ اپنی زندگی میں پیدا کروں گا۔ تو اس کے دسویں حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد مزید ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(۳) اس وقت میری ماہوار پنشن مع الاؤنسز -/۱۵۸۲ روپے ہے اس کا چندہ حصہ آمد ۱/۱۰ خاکسار ادا کرے گا۔ اس ماہوار آمد میں اضافہ ہونے پر اس کی اطلاع دفتر متعلقہ کو دے گا۔ اور مزید حصہ چندہ آمد کی ادائیگی بھی کرے گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے

(۴) خاکسار حسب قاعدہ نمبر ۸ کی رو سے اپنی غیر منقولہ جائیداد کی آمد خالص پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ تا دنیک حصہ جائیداد ادا کروں گا ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

گواہ شد	العبد	گواہ شد
غلام نبی نیاز خادم سلسلہ	مبارک احمد ظفر	سریر احمد لون
سرینگر		ناصر آباد کشمیر

وصیت نمبر ۱۴۹۵۳ :- میں انور احمد تنویر ولد مکرم محمد حسین صاحب درویش مرحوم قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۹۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

(۱) اسکوٹر قیمت -/۱۴۰۰۰ (۲) الیس اللہ بکاف عبدہ کی نقری انگوٹھی دو عدد قیمت -/۲۰۰ روپے (۳) گھڑی دو عدد قیمت -/۱۰۰۰ روپے

اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۶۰۰ روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲۲ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	انور احمد تنویر	محمد اکرم گجراتی
قادیان	قادیان	قادیان

بقیہ خطبہ جمعہ صفحہ ۸

۔۔۔ہے وفا ہے کیونکہ خلیفہ اپنی ذات میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ آپ سے بہت بڑھ کر اپنے گناہوں کو جانتا ہے۔ اپنی عاجزی کو جانتا ہے مگر جانتا ہے کہ جس منصب پر وہ فائز کیا گیا ہے اللہ اس منصب کی غیرت رکھتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کا مزید عرفان اس کو حاصل ہوتا ہے کہ

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ؛ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

کہ اے بے وقوف جو میری طرف تبر لیکر حملہ آور ہو رہا ہے جان لے کہ شاخ جو میری شاخ ہے یہ مثمر، ثمر دار شاخ ہے اور باغبان اس کو برداشت نہیں کرے گا۔ پس خلافت احمدیہ وہ شاخ مثمرم ہے، وہ مثمر شاخ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے توحید کے پھل لگانے کے لئے سرسبز و شاداب کر کے دوبارہ دنیا میں قائم کیا ہے اس پر اگر آپ بُری نیت سے حملہ کریں گے۔ اس پر اگر آپ بدظنی سے کام لیں گے تو اپنے آپ کو ہلاک کریں گے کیونکہ خدا ہے جو اس کی پُشت پناہی پر کھڑا ہے اور کبھی برداشت نہیں کرے گا کہ خلافت کو دوبارہ دنیا سے مٹنے دے یہاں تک کہ وہ اپنے اُن اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرے کہ دنیا میں ایک ہی دین ہو اور وہ دین اسلام ہو۔ توحید ساری دنیا پر چھا جائے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم آخری دائمی نبی کے طور پر تمام دنیا کو قبول ہو جائیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

نوٹ :- مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر P.S لندن کا مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

نہنہنہ (ادارہ)

وصیت نمبر ۱۴۹۵۴ :- میں طلعت انور زوجہ انور احمد صاحب تنویر قوم فاروقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۹۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد ہار طلائی (۲) چوڑیاں طلائی دو عدد (۳) لاکٹ طلائی ایک عدد (۴) انگوٹھیاں طلائی دو عدد (۵) کانٹے طلائی ایک جوڑا۔ کل وزن ۵۰ گرام قیمت -/۲۲۵۰۰ (۶) پازیب نقری ۳ جوڑے (۷) ایک سیٹ نقری انگوٹھیاں وغیرہ کل وزن ۱۵۰ گرام قیمت مبلغ -/۸۷۰ روپے (۸) سلائی مشین ۱ عدد قیمت -/۵۰۰ روپے (۹) دو عدد گھڑیاں قیمت -/۸۰۰ روپے (۱۰) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰۰ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

میری کوئی ماہوار آمد نہیں البتہ میں اپنے خورد و نوش کے اخراجات پر ماہوار مبلغ -/۲۰ روپیہ چندہ حصہ آمد ادا کیا کروں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر قادیان	طلعت انور قادیان	محمد اکرم گجراتی قادیان

جلسہ سالانہ برطانیہ میں حضور انور کا خطاب — بقیہ صفحہ (۲)

حضور نے فرمایا، ایک مربی لکھتے ہیں مخالفین کے اجلاس میں بعض سرکردہ مشیروں، احباب کو بھی مدعو کیا گیا اور جماعت احمدیہ سے متعلق کس طرح ان کو مٹایا جائے، کس طرح ان کی راہ میں روکیں کھڑی کی جائیں موضوع زیر بحث تھا۔ اس موقعہ پر ایک جرأت مند شیعہ دوست برملا اس مجلس میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا جو تم نے پہلے کوششیں کی تھیں ان کے نتیجے تو دیکھ لو۔ تم نے مرزا طاہر کو ملک سے باہر کر دیا تھا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہمارے سارے گھروں میں داخل ہو گیا ہے۔ اس نے کہا تم کیا اور تمہاری کوششیں کیا۔ اب اپنے گھروں کو تو بچاؤ ہماری عورتیں اور بچے بڑے شوق اور محبت سے اسے دیکھنے اور سننے لگے ہیں۔ کون ہے جو اس راہ میں حائل ہو سکتا ہے۔ اس لئے جو پہلے کر بیٹھے ہو اسی کو بھگتو۔ اب مزید کوشش نہ کرنا۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو یہ نظارے دکھا دیئے ہیں اگر کسی کو اب بھی دکھائی نہیں دیتا تو اپنی نگاہ کی فکر کرے کہ کہیں اس میں فرق نہ ہو۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی ایک یہ بھی غرض بیان فرمائی تھی کہ آپس میں ملنے سے تعلقات بڑھانے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور عالمی برادری کا ایک نظام جاری ہوتا ہے۔ ڈش انٹینا کے بعد بعض دوستوں نے کہا اب ڈش انٹینا سے دیکھ سکتے ہیں اب آنے کی کیا ضرورت ہے۔ بعض نے کہا ڈش کے ذریعہ دیکھنا اور وہاں پہنچ کر دیکھنے میں بڑا فرق ہے۔ تو مجھے خطرہ پیدا ہوا کہ ڈش انٹینا بعض لوگوں کے آنے کی راہ میں حائل نہ ہو جائے۔ مگر جیسے آپ دیکھ رہے ہیں اللہ کے فضل سے جوق در جوق شوقِ محبت و وصال میں ساری دنیا سے احمدیت کے پروانے آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ ڈش انٹینا کے نتیجہ میں کم نہیں ہوا بلکہ بڑھ رہا ہے۔ جنہوں نے پہلی دفعہ ڈش انٹینا کے ذریعہ جماعت کے جلسوں کو دیکھا ہے ان کا شوقِ دیدار تیز ہوا ہے مدھم نہیں ہوا۔ اور آج کثرت سے ان ملکوں سے لوگ آئے ہیں جہاں سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔ اللہ کے فضل سے انٹینا کی برکت سے عالمی مواصلاتی ذریعہ سے نظارے جو انہوں نے دیکھے انہوں نے شوقِ مزید کو اور بڑھا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو بات بیان فرمائی وہی حق ہے کہ جو مل بیٹھنے اور صحبت اختیار کرنے کی برکت ہے وہ اپنی جگہ ہے۔ اس کے بدلے اور کوئی چیز جگہ نہیں لے سکتی۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کی راہ میں ڈش انٹینا حائل نہیں ہوا کوئی دنیا کی طاقت حائل نہیں ہو سکتی۔ اس خواہش کو اور بڑھا دیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جہاں بھی حضرت مسیح موعودؑ کا یہ ادنیٰ غلام جلسے کا ڈھنگ جوق در جوق اس جلسہ میں شامل ہوا کریں گے۔ ڈش انٹینا والے بھی اس اقدام سے فیض یاب ہوں گے برکت پائیں گے مگر جو مل بیٹھنے کی برکتیں ہیں، وہ اپنا الگ مقام رکھتی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کے اغراض میں ایک یہ بھی نصیحت فرمائی تھی جو مغربی ملکوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے اور ان کی ضرورتیں پوری کرنا ایک بہت ہی اہم مقصد ہے جو اس جلسے کے مقاصد میں داخل ہے ..... پس یہ جلسہ جو یورپ اور مغربی قوموں کے درمیان منعقد ہو رہا ہے اس میں بہت سے ایسے منصوبے ہیں جن کا گہرا تعلق یورپ کی اصلاح سے ہے اور وہ روز بروز زیادہ منظم ہوتے جائیں گے۔ اور ان کا فیض پہلے سے بڑھ کر مغربی قوموں میں پھیلتا جائے گا۔

پس آج جو پاکستان کے علماء نے بہت سے احمدیت کے جگر گوشے باہر نکال پھینکے اور ان کو یورپ میں پناہ ملی یہ الٰہی منصوبے کے تابع ہے اب آپ کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس تمنا کو اس شان سے پورا کریں کہ یورپ کے دکھتے ہوئے بیمار دلوں کی تسکین اور آرام کے اور ان کی شفاء کے سامان کریں۔ اپنے پاک نمونے اور نصیحت سے کثرت سے یورپ کی دکھی انسانیت آپ کی نظرِ شفقت کی محتاج ہے اور آپ کے پاک عملوں کے نمونے دیکھنے کیلئے تیار بیٹھی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

جس شان سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا۔

حضرت ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا مروی ہے: اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں۔ جن و انس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔

حضور نے فرمایا، توحید خود کے اندر عجز پیدا کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بتاتی ہے کہ کس طرح توحید نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ بنا دیا۔ جب بندہ عجز اختیار کرتا ہے تو اس بندے کا رفع اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان تک کرتا ہے۔ اس حدیثِ قدسی میں بتایا گیا ہے کہ جتنا بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے اسی نسبت سے اس کے مقام کو رفعت عطا کی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں کا مقام ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ خدا کے سامنے سب سے زیادہ عاجز بندے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ کی دعاؤں سے عجز اس طرح ٹپکتا ہے جس طرح ماں کی چھاتیوں سے دودھ ٹپکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب آپ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پُرمعارف کلام میں غوطہ مار کر دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے کہ عجز ہوتا کیا ہے۔

حضور نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی وحدت کے لئے بہت غیرت تھی۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے کہہ دیا کہ اے محمدؐ! ویسا ہی ہوگا جیسا اللہ چاہے گا یا تو چاہے گا۔ تو فرمایا کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے۔ صرف وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا۔ حضور نے فرمایا بعض دفعہ نادان لوگ مجھے بھی ایسے بعض کلمات لکھ دیتے ہیں تو میرا دل دہل جاتا ہے۔ دعا کے لئے خط لکھتے وقت کہتے ہیں "دعا فرمائیں" حالانکہ اللہ کے آگے دعائیں فرمائی نہیں جاتیں، عرض کی جاتی ہیں۔ پس توحید خالص کے مضمون کو سمجھنے کے لئے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں۔ باقی کچھ حصہ انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذات کا عرفان عطا کرے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض افریقن داعین الی اللہ کے اسماء کا ذکر کرتے ہوئے ان کی قربانیوں کا نہایت پیار بھرے انداز میں ذکر فرمایا۔

نئے مالی سال کا آغاز اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۹۳-۱۹۹۲ء ۳۰ جون کو ختم ہو چکا ہے اور نئے مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کا آغاز یکم جولائی سے ہو چکا ہے۔ الحمد للہ کہ حضور انور کی طرف سے منظور فرمودہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ ۹۳-۱۹۹۲ء سو فیصد سے زائد پورا ہو چکا ہے جس کے لئے ہندوستان کے صوبائی امراء، جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال مبارکباد کے مستحق ہیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے اس سلسلہ میں خوشکن رپورٹ حضور کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔

سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے منظور فرمودہ بجٹ میں گزشتہ سال کی نسبت مجموعی طور پر ساڑھے چودہ لاکھ روپے زائد آمد پیدا کرنے کی ذمہ داری نظارت ہذا پر عائد ہوتی ہے۔ حضور انور نے یہ اضافہ اس دعا کے ساتھ فرمایا ہے کہ "اگر بھرپور کوشش کی جائے تو (یہ اضافہ) آسانی پورا ہو سکتا ہے انشاء اللہ" دربارِ خلافت سے جاری ہونے والی ہر تحریک میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈالتا ہے۔ اس لئے نظارت جماعتوں کے مخلصین سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنی اس اہم مالی ذمہ داری کو پورا کرنے میں کوشاں رہیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر فردِ جماعت پورے خلوص اور وفا سے اپنے چندوں کی ادائیگی میں باشرح ہو جائیں۔ اگر کسی کو باشرح چندوں کی ادائیگی میں کوئی واجبی عذر ہے تو اسے خلیفۂ وقت نے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی مجبوری پیش کر کے نصف شرح یا ۱/۳ یا ۱/۴ شرح کے مطابق چندوں کی ادائیگی کیلئے درخواست کرے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی آمد بتائے۔ حضور انور کی طرف سے ایسے شخص کو سہولت مہیا ہو گی۔ اور جب بھی حالات سدھر جائیں تو خلیفۂ وقت کو اپنے بہتر حالات سے باخبر کرتے ہوئے باشرح چندہ ادا کرنا شروع کر دے۔ اس کے نتیجہ میں ہی دنیا کے تمام ملکوں کی جماعتوں میں غیر معمولی مالی قربانی میں برکت دی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام احبابِ جماعت اور عہدیداران اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں سرانجام دیں گے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

قائدین توجہ فرمائیں

جملہ قائدین مجالس سے گزارش کی جاتی ہے کہ ماہ اگست میں اپنی مجلس کا مقامی سالانہ اجتماع منعقد کریں۔ اسی طرح ہفتہ تربیت کے ذریعہ بھی خدام میں بیداری پیدا کریں تاکہ ان میں قومی روح پیدا ہو۔ تربیت کے دیگر ضروری امور کی طرف توجہ دی جائے تاکہ معاشرہ کو غیر اسلامی رجحانات سے بچایا جا سکے۔ چھوٹے چھوٹے اسلامی آداب پر بھی پابندی کی طرف خصوصی توجہ کریں تاکہ اسلامی معاشرہ کے قیام کے ساتھ ہر احمدی نوجوان دوسروں کے لئے نیک نمونہ ہو۔

مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

یاد دہانی

خیانت ایک ایسا جرم ہے جو قوموں کے کردار کو کھا جاتا ہے

نوٹ :- اس شمارہ سے ہم "یاد دہانی" کالم کے تحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ خطبات جمعہ سے اقتباسات پیش کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اور تمام اہلِ دنیا کو توفیق بخشے کہ وہ خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی سعادت پائیں۔ وباللہ التوفیق (ادارہ)

"جب مذاہب بگڑتے ہیں تو پہلے انسانی معاملات کی خیانت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر وہی خائن لوگ خدا پر بھی ہاتھ ڈالنے لگتے ہیں۔ اس کے رسول کی بے حرمتی بھی کرتے ہیں۔ اس کی باتوں کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ یہاں اس خیانت کی طرف اشارہ ہے اور مرکزی اصول وہی کارفرما ہے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ جب تم اپنی روزمرہ کی بد دیانتیوں کے متعلق جانتے ہو کہ حقیقت میں تم بد دیانت ہو خیانت کر رہے ہو۔ تم سے چھپی ہوئی نہیں۔ یاد رکھنا کہ جب اللہ اور رسول کی خیانت کرو گے تو وہ بھی تم سے چھپی ہوئی نہیں۔ دنیا سے مخفی ہو سکتی ہے۔ مگر وہ ظالم جو خدا کے کلام کو اپنی مرضی کے تابع توڑتے مروڑتے اور اپنی مرضی کے مطالب اس کی طرف منسوب کرتے ہیں جو رسول کے کلام کی بے حرمتی کرتے ہیں ان کو بہت بڑی تنبیہ ہے کہ تم جانتے ہو۔ تمہارا یہ کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا کہ تم نے نادانی میں غلط ترجمے کئے تھے۔ خائن آدمی اگر روزمرہ کے معاملات میں خائن ہے تو پھر وہ خدا اور رسول کے معاملے میں بھی خائن ہو جاتا ہے۔ اور جو روزمرہ کے معاملات میں خائن نہیں ہے اللہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور وہ پھر خدا اور رسول کے معاملے میں غلطی تو کر سکتا ہے مگر خائن نہیں بنتا۔ تو خیانت دیکھیں انسان کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہے۔ اور کیسے قعرِ مذلت میں گرا دیتی ہے۔ خیانت کے خلاف جماعت کو بڑی شدت کے ساتھ ایک مہم چلانی ہوگی۔ جہاد کرنا ہوگا۔ پوری کوشش کرنی ہوگی۔ جس سے جماعت کے بچے بچے کے ذہن پر اور دل میں یہ بات ثبت کر دی جائے کہ خیانت ایک ایسا جرم ہے جو قوموں کے کردار کو کھا جاتا ہے جو ان کے ایمان کو کھا جاتا ہے۔ ان کے اعمالِ صالحہ کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور ترقی یافتہ قومیں ہمیشہ کے لئے قعرِ مذلت میں گر جاتی ہیں۔ اس لئے خیانت سے خبردار رہو۔ یہ قرآن کریم نے آیات میں جگہ جگہ خیانتوں کے مضمون نکھار دیئے ہیں۔ اور ان عنوانات کے تابع بڑی گہری باتیں بیان فرمائی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بھی مورخہ ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۳۱ اگست ۱۹۹۳ء کو شایانِ شان طریق پر جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کریں۔ جن میں آپ کی سیرتِ طیبہ اور اخلاقِ فاضلہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوں۔ ان جلسوں میں اپنے زیرِ تبلیغ غیر از جماعت افراد کو بھی شریک کیا جائے۔ اور جلسوں کی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

احباب اس کے مطابق جلسہ سالانہ میں شرکت کا پروگرام بنائیں اور کثرت سے شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں احباب جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE - UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES / GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992 - 011-3282543.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MANDI NAGAR VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

ارشاد نبوی
اَلْاَمَانَۃُ غِنًی
(امانت داری عزت ہے)
(منجانب) یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۴ ایسپلنیڈ لین کلکتہ ۷۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں" (کشتی نوح)
NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب
ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
یانی پولیمرز، کلکتہ ۴۶-۷۰۰۰
ٹیلیفون نمبر:-
43-4028-5137-5205